وسیر کے جو تاریخ صفحہ کے سیر کا اتفاق ہوا تو اوسمین علاوہ تواریخ ہندوستان
کے بہت سی مفید عام نکتہ اور لطیفہ اور اکثر علموں کے نتیجہ اور مباحثہ
باہمی اور ملکون کے انتظام کے طریقہ اور حسن معاشرت و علم مجلسی کے
قاعدہ دیکھے جنکا حفظ کرنا دنیا کے معاملات اور ہر صحبت کے مکالمات
کے لیے نہایت مفید اور کار آمد ہی چونکہ وہ کتاب مارواڑی زبان
مین ہے اسواسطے ہندوستانی لوگ اوسکی استفادے سے محروم رہتی ہین نظر بران
اس اضعف العباد کے دل مین یہ آیا کہ اگر اس کتاب کا ترجمہ راجپوتانہ
کی زبان سے اردو مین ہوجاوی تو کیا اچھی بات ہی کہ ہر شخص اوسکو
پڑھ کر بہرہ کامل پاوی یہ ارادہ بہت دنون تک مکنون ضمیر اور پیرامون
خاطر رہا مگر علم تواریخ کی کثرت اشتغال نے اتنی فرصت نہ دی کہ اس
کتاب کو اردو مین ترجمہ کر کے تحفہ احباب کرتا آخر پنڈت رام کرن جی
کی فرمایش سے کہ جو میرے بڑی معاون اور کرمفرما ہین جتنی عمدہ
نقل و لطیفہ اور اعجوبہ ہند و نکتہ تھے اونکو سلیس اردو مین لکھ لیے
اونمین بعض بعض جگہ سنسکرت اشلوک بھی تھے سو اونکو تبرکاً بدستور
نقل کر کے اونکی ترجمہ جیسے کچھ ہو سکے لکھدی ایا س مجموعہ سراپا نگار
اور اس گلدستہ سراپا بہار کو اپنے محسن دلنواز و مکرم مکرمت طراز
کریم الخلق عمیم الاحسان جلیل المرتبت عظیم الشان والا مناقب عالی مناقب

منشی نولکشور صاحب کی محفل خلاق گل مین ارمغان کرتا ہون تاکہ اونکی
قبول سے جلوہ استحسان حصول کرکے ابنای مجلس مین شہرت کامل پاوے
اور ہر فرد بشر مستفید ہوکر مصنف و مترجم و مشتہر کو دعای خیر سے یاد کرے
الغرض باقی ہوس بزرگان سراپا عطا و ناظرینان صحیفہ ہذا کی خدمت
مین عرض یہ ہی کہ اس کتاب کی عبارت یا کتابت مین جہان کہین بیجا
دیکھین قلم اصلاح سے درست کردین کس لئے کہ اول تو بندہ کو کچھ استعداد
نہین ہے اور دوسرا یہ سبب عدم فرصتی کے نظر ثانی کی نوبت نہین پہونچی
چونکہ یہ ترجمہ ہندی سے ہوا ہی اسواسطے اوسکی رعایت رکھکے نام اس
کتاب کا لطائف ہندی کہا

آغاز کتاب

لطیفہ ۱ — تیمور لنگ بادشاہ نے جب سمرقند فتح کی تھی تو ایک اندھی
عورت قیدیون مین پکڑی آئی بادشاہ نے اوس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام
ہے عورت بولی کہ میرا نام دولت ہے بادشاہ نے ہنسکر کہا کیا دولت
بھی اندھی ہوتی ہے عورت بولی اگر دولت اندھی نہوتی تو تم سے
لنگڑے کے گھر کیون آتی **نقل ۲** اکبر بادشاہ نے بیربل سے فرمایا کہ
سری کرشن جی ہاتھی کی فریاد سنکر خود دوڑے آئے کیا کوئی نوکر نہ تھا
بیربل نے کہا کہ اسکا جواب پھر عرض کرونگا ایک خواجہ سرا بادشاہ کے

پوتہ کو روز حضور مین لاتا تہا بیربل نے اوس سے کہا کہ شاہزادہ کی صورت کی مانند ایک موم کی صورت بناکر اوداوسکو پوشاک وزیور پہناکر حضور مین لادی اور جان بوجہ کر حوض مین گرے خواجہ سرا نے ایسا ہی کیا پادشاہ اوسکو دیکہتے ہی بے تحاشا اوٹہہ دوڑے اور حوض مین گر پڑے اور وہ موم کی صورت لیکر باہر آئے بیربل سے پوچہا کہ یہ کیا ہے بیربل نے کہا کیا آپکے چاکر نہ تہے جو پوتہ کے نکالنے کو آپ ہی دوڑ پڑے مگر یہ محبت کا تقاضا تہا ایسی ہی سری کرشن جی کو اپنے بہگتون سے محبت ہوتی ہے جو ہاتہی کے بچانے کو آپ ہی دوڑ ہوآئے

نقل ۳ - کسی بادشاہ نے ایک چور کے قتل کا حکم دیا چور نے عرض کی کہ عالم پناہ میرا قصور معاف ہوکیونکہ مجھکو موتی اوگانے کا ہنر آتا ہے اور میرے سوا اس ہنر کو دوسرا کوئی نہین جانتا بادشاہ نے چور کو زندہ رکہکر موتی اوگانی کا مصالحہ منگا دیا چور نے مصالحہ لیکر زمین طیار کی اور حضور مین عرض کرائی کہ قبلہ عالم زمین طیار ہوگئی ہے اب موتی بونا باقی ہے مگر مین تو چور ہون میرے ہاتہ سے کاہے کو اوگین گے جسنے عمر بہر چوری نہ کی ہو اوسکے ہاتہ سے اوگین یہ بات سب نے سنی اور بادشاہ نے تمام امیرون اور وزیرون سے کہا مگر کسی نے اس ڈر سے کہ جو موتی نہ اوگین گے تو چوری کا بٹہ لگیگا سوئیون کا بونا

قبول نہ کیا تب بادشاہ نے چورسے فرمایا کہ یہ بات تو کوئی قبول نہیں کرتا چورنے عرض کی کہ جب سارے بادشاہی مین چوری کوئی بھی بری نہین ہے تو بادشاہ مجھکو کیدن مارتے ہین بادشاہ نے خوش ہوکر اوسے چھوڑ دیا

نقل ۴۔ ایک خواجہ سرانے اکبر بادشاہ کے حضور مین بیربل کی برائی کی بادشاہ نے فرمایا کہ بیربل جواب اچھا دیتا ہے خواجہ سرانے کہا کہ ان تین باتون کا جواب وسے کبھی نہ آویگا اول زمین کا وسط کہان ہے دوسرے آسمان کے تارے کتنے ہین تیسرے جہان مین مرد کتنے ہین اور عورتین کتنی ہین بادشاہ نے بیربل کو بلاکر یہ تینون باتین پوچھین بیربل نے وہان ہی ایک میخ منگاکر گاڑدی اور کہا کہ زمین کا وسط یہ ہے نہ مانو تو ناپ لو پھر ایک مینڈھا لاکر کھڑا کردیا اور کہا کہ اسکے بالون کے برابر تارے ہین اگر کچھ شبہہ ہو تو گنتی کرلو اور خواجہ سرا مرد و عورت سے جدا ہین انسے حساب بگڑتا ہی اگر انکو مار ڈالو تو مرد عورت کا حساب ٹھیک ہوجاے بادشاہ نے خوش ہوکر بیربل کو انعام دیا اور خواجہ سرا پر اعتراض کیا نقل ۵۔ جہانگیر بادشاہ کے محل مین گھنٹا رہتا تھا جو کوئی فریادی ہوتا اوسکو ہلا دیتا ایک بار گدہے نے اوسکی ڈور ہلادی بادشاہ نے گدہے کو حاضر کراکے دیکھا تو اوسکی پشت زخمی ہو رہی تھی تب اوسکے مالک سے فرمایا کہ اسکا علاج کرا اور خوب

تاکید کردی کہ دو من سی سوا بوجھ اسپر مت لاد لطیفہ ۱۶ - بیربل
بادشاہ کے حضور مین زمین دیکھتا آتا تھا بادشاہ نے پوچھا کہ زمین
کیون دیکھتا ہے بیربل نے کہا میرا باپ مین ہین گم ہوگیا ہے
اوسکو ڈھونڈتا ہون بادشاہ نے کہا ہم تبا دیوین تو بیربل نے جواب
دیا کہ آدہا آپ کا نقل ۷ - علی مردان خان ایران کے بادشاہ
کی طرف سی قندہار کا صوبہ دار تھا اوسنے شاہجہان بادشاہ کو
عرضی لکھی کہ قندہار مین آپکا عمل کرا کے چاکری کے لیے حضور مین
آیا چاہتا ہون مگر سب امیرون سے اوپر مجھکو کھڑے رہنی کا حکم
ہو شاہجہان نے سب امیرون سے صلاح پوچھی سبھون نے
عرض کی کہ جس بات مین آپکا فائدہ ہو وہ ہمکو قبول ہے تب بادشاہ نے
علی مردان خان کو بلوایا سو وہ آکر سب سے نیچا کھڑا رہا اور عرض کی
کہ مین تو چاکرون کا امتحان کرتا تھا کہ حکم مین ہین یا نہین سو یہ
آپکے حکم مین ہین اور جب تک یہ حکم اور بندوبست رہیگا تب تک
بادشاہی نہین بگڑیگی اور مین تو سب سے چھوٹا چاکر ہون سو سب سے
نیچا ہی کھڑا رہونگا نقل ۸ - علی مردان خان سی بادشاہ نے
فرمایا کہ تمھاری گھر مین پارس بتاتے ہین عرض کی کہ درست ہے
کل نذر کرونگا دوسرے دن اپنی دیوان کو حضور مین لیجا کر پیش

کیا کہ میرے مین یہ پارس ہے لطیفہ ۹- اکبر بادشاہ شاہزادہ
کو ہمراہ لیکر مینہ برستے مین شکار کو گئی تہی جب مینہ کم ہوا تو دونون
نے اپنی اپنی بارانی بیربل کے کندہی پہ ڈال کر فرمایا کہ خاصہ ایک
گدہی کا بوجہہ ہی بیربل نے کہا ایک کا نہین بلکہ دو گدہون کا بوجہہ ہے
لطیفہ ۱۰- ایک چہوٹے قد کا آدمی عالمگیر کے حضور مین فریادی
آیا بادشاہ نے اوسکو بہ سبب چہوٹے ہونے قد کے جہوٹہا سمجہہ کر
چپ ہو رہی تب اوسنے عرض کی کہ حضور میرا مدعی مجہہ سی بہی چہوٹا
ہے بادشاہ نے خوش ہو کر اوسکا انصاف کیا لطیفہ ۱۱- بادشاہ
نے منور خان سی پوچہا کہ تم ہم سی کتنی بڑے ہو منور خان نے عرض
کی کہ خدا اپنی خانہ زاد کو حضور کی بندگی کے واسطی تین برس پہلے
پیدا کیا ہی بادشاہ بہت خوش ہوی لطیفہ ۱۲- محمد شاہ کے
حضور مین ہرکارہ نے عرض کی کہ نادرشاہ نے کابل مین سکہ چلایا
پہر امیر خان نے کہا جو یہی طرح رہی تو ایک دن گہر بہی چلا ہی گا
نقل ۱۳- محمد شاہ کے حضور مین امیر خان اور برہان الملک
حاضر تہی بادشاہ نے پوچہا کہ پوت سپوت کون ہے اور کپوت
کون امیر خان نے کہا کہ پوت تو حضرت ہین جو آپکے باپ بہی
بادشاہ تہی اور آپ بہی بادشاہ ہو اور سپوت برہان الملک ہے

کہ اسکی باپ کو کوئی جانتا بھی نہین اور یہ مشہور آدمی ہے اور کیونت مین ہون
جو میرے باپ ادہو کی دولت تھی وہ میرے موافق نہین نقل ۱۴ ۔
سعد اللہ خان وزیر کے شاہزادہ نے شکایت کی کہ کاغذون پر بے دیکھے
دستخط کرتا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ تم اوسکی کوئی خطا معلوم کرو تب
شاہزادہ جھوٹی برات فرشتون کے نام کی بنا کر سعد اللہ خان کے
پاس تنخواہ کے واسطے لے گیا سعد اللہ خان نے دستخط کر دی کہ تنخواہ آسمان
پر شاہزادہ نے بغیر پڑھی دستخط کے حضور مین آکر عرض کیا کہ جھوٹی برات کی
تنخواہ لکھا لایا ہون بادشاہ نے برات دیکھکر فرمایا کہ وزیر کی عقل اور
تمھاری عقل تم ہی دیکھو شاہزادہ شرمندہ ہوگیا نقل ۱۵ ۔ مہابت خان
نے کابل کے بازار مین ایک لوہار کی بیٹی کو دیکھا اور اوسکے باپ سے کہا کہ
تو اپنی بیٹی ہمکو بیاہ دے لوہار نے کہا کہ اگر تم سہرا باندہ کر ہندو کی
طرح میری بیاہ کر دو تو مجھکو قبول ہے نواب سہرا باندہ کر ہندو کی طرح
ہاتھی پر چڑھا ہوا لوہار کے گھر جاتا تھا ایک آدمی اوسکو دیکھکر رونے لگا
نواب نے ہاتھی کو ٹھہرا کر پوچھا کہ تو کیون روتا ہے اوسنے کہا مین
لوہار ہون اور میری منگنی اوس لوہار کی بیٹی سے اسطرح قرار پائی
ہوئی ہے کہ اوسکے باپ کو دو سو روپیہ دیکر بیاہ کر لون سو مین
اون روپیون کی تلاش مین تھا آج آپکو دیکھا اسلیے ناامید ہو کر

روتا ہون نواب نے اوسکو ہاتھی پر چڑہا کر سہرا باندہ دیا اور خود میراثیون
کی مانند لوبا رسکے گھر گیا اوسکا بیاہ کرا دیا لطیفہ ۱۶۱- امیر خان نے
نوربی بی طوایف سے کہا کہ جس نام مین بان کا لفظ ہوتا ہے وہ حرامزادہ
ہوتا ہے جیسے ساربان فیلبان وغیرہ وہ بولی ہان مہربان سچ ہے
نقل ۱۷۱- ایک بادشاہ وزیر سے کہنے لگا کہ راج کا بندوبست فوج
سے ہوتا ہے وزیر بولا عقل سے ہوتا ہے بادشاہ نے نہ مانا ایک دن
وہ بادشاہ دربار مین بیٹھا تہا اور سب امیر وزیر حاضر تہے وزیر ایک
صندوق بادشاہ کے روبرو لایا اور ایک بیڑی نکال کر بولا کہ
سب امیرون کی یہ صلاح ہے کہ آپ کو قید کرین اور تخت پر شاہزادہ
کو بٹھاوین مگر اس مصلحت مین ایک امیر شریک نہین ہے اوسکو
بہی قید کرینگے تب بادشاہ امیرون کی طرف دیکہنے لگا اور ہر امیر نے
اپنے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ جو مین وزیر سے نہ ملا تو خراب
ہون گا کیونکہ اور سب تو مل گئے ہین پس اس خوف سے بادشاہ کی
مدد کسی نے نہین کی بادشاہ نے حیران ہو کر بیڑی کے واسطے پاؤن
پہیلا دیا اور وزیر اوٹہا اور سلام کر کے عرض کرنے لگا کہ فقط مین
تقصیروار ہون ان امیرون سے کوئی بہی میرے ساتھ سازش
نہین رکہتا مگر عقل کے آگے فوج کا کچہ زور نہین چلتا نقل ۱۸۱- ایک

امیر

بادشاہ نے بہو وزیر کے کہنے سے فوج برطرف کر دی رات کو کیا دیکھتا ہے
کہ فرشتہ آ کر خزانہ سے مال بھر بھر کر لیے جاتے ہیں بادشاہ نے پوچھا
تم کون ہو اور خزانہ کہاں لیے جاتے ہو اونہوں نے کہا ہم خدا کے
بھیجے ہوئے ہیں جو کہ بادشاہ نے فوج دور کر دی اسواسطے ہم اوسکا
حق یہاں سے اوٹھا اوٹھا کر اور جگہ پہونچاتے ہیں بادشاہ نے صبح ہی
سب فوج کو بحال کر لیا رات کو پھر دیکھا کہ وہی شخص خزانہ لے کر
آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بادشاہ نے فوج کی بحالی کر دی اسلیے اوسکا
حق اور جگہ سے لے آئے ہیں لطیفہ ۱۹ - بادشاہ نے ایک پیک سے
کہا کہ تو زنگ اسواسطے رکھتا ہے کہ جو تیری عورت کے پاس کوئی آدمی
ہو تو زنگ کی آواز سنکر اوٹھ جاوے پیک بولا تو نوبت نقارہ
کہاں سے لاؤں نقل ۲۰ - ایک فقیر سے بادشاہ نے پوچھا کہ
تم دبلے کیوں رہتے ہو بولا کہ موت کا ڈر ہے بادشاہ نے کہا کہ موت
کا ڈر تو سبھی کو ہے فقیر بولا سب کو ڈر نہیں ہے ایکدن بادشاہ
بیٹھا تھا فقیر نے وہاں آ کر اوس سے کہا کہ ایک مہینے کے اندر تمہاری
موت ہے بادشاہ نے یہ سنکر بہت غم کیا اور کھانا پینا سب چھوڑ دیا
اور بہت دبلا ہو گیا تب فقیر نے کہا تمکو کیا ڈر ہے بادشاہ بولا موت
کا ڈر ہے فقیر نے کہا موت کا ڈر تو سبھی کو ہے بادشاہ بولا کہ میری موت

نزدیک آ پہونچی اسوقت مجھکو بہت ڈر ہے فقیر بولا بالفعل تمہاری موت نہیں
نہیں یہ بات سمجھانے کی غرض سے کہی تھی کہ ہم ہمیشہ ہی موت کو نزدیک جانکر ریاضت
کرتے ہیں اسلیے دبلے رہتے ہیں اور کو اتنا ڈر نہیں **نقل ۴۱۔** ایک افیونی
نے خواب میں بہشت میں جاکر ایک حجرہ کا جالی دار دیکھا پوچھا کہ
یہ کیا ہے کسی نے کہا کہ یہ رزق کی چھلنی ہے اور اسمین نصیب کے موافق چھوٹی
بڑی جالیاں ہیں افیونی نے ایک چھوٹی جالی کو بڑی کرنے کے لیے انگلی
چلائی اتنے ہی میں آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ نہ بہشت ہے نہ حجرہ کا ہے
انگلی مقعد میں گھس رہی ہے تب افیونی بولا کہ عبد اسکے گھر میں بڑی پول
ہے **نقل ۴۲۔** نوشیروان بادشاہ سے کسی نے عرض کی کہ شریر اور
مفسد آدمیوں کو حضور میں رکھنا مناسب نہیں بادشاہ بولا کہ اسمین
نیکنامی ہے کہ لوگ جب یہ لوگوں کی برائی کہتے ہیں اور ہم ہاتہ نہیں سنتے
نقل ۴۳۔ ایک چیلہ طوطی ہاتھ میں لیے ہوئے گرو کے درشن کو جاتا تھا
طوطی نے اوس سے پوچھا کہ تیرے گرو میں کیا کمال ہے وہ بولا کہ صاحب
کا نام لیتا ہے طوطی کہنے لگی کہ جب تک میں صاحب کا نام نہ لیا تھا خوش تھی
اور جب وسکا نام لیا تو پنجرہ میں پڑی ہوں اس بات کا جواب گرو
سے لیو چیتا چاہیے چیلہ نے یہ بات جا کے کہی گرو دہشت کو سنتے ہی
دم کھینچکر مردہ کی مانند ہو گیا تب چیلہ نے یہ حال طوطی سے کہا طوطی

بہی وہ دم کھینچکر پڑ گئی اوسنے طوطی کو مردہ سمجھکر پنجرہ سے نکال کر پھینک دیا
طوطی خوش ہو کر اوڑی اور جیلہ سی بولی کہ تیری گرو نے میری بات
کا جواب ریاضت کے زور سے دیا یعنی نام ہی کام نہین آتا نفس کو مارے
تب چھوٹے سو تو نے سمجھا نہین اور مین سمجھ گئی تب رہائی ہوئی

نقل ۴۴ - ایک ساہوکار بہت سی اشرفیان ایک مہاجن کے پاس
امانت رکھکر وطن کو گیا تھا جب وہان سے واپس آیا تو اوسنے اپنی امانت
مانگی مہاجن نے کہا ایک وقت ایسی ہوا چلی کہ سب اشرفیون کی کوئلہ
ہوگئی ساہوکار نے سمجھ لیا کہ یہ مہاجن اشرفیون کو کھا گیا ہے کسی حکمت
سے بات ہاتھ آوینگی سو اوسنے مہاجن کی صورت کے موجب موم کی ایک
مورت بنائی جسکو کپڑے پہنا دئے اور دو بندرون کو ایسی تعلیم کی
کہ وہ بیٹون کے مانند اوس صورت سے پیار کرتے تھے بعد ساہوکار نے
مہاجن کی مع اوسکے دونون بیٹون کے دعوت کی جب مہاجن آیا تو ساہوکار
نے اوسکے دونون بیٹون کو چھپا دیا اور کہا کہ ایسی ہوا چلی کہ
جس سے وہ دونون لڑکے بندر ہو گئے اور جو اس بات کا یقین نہو تو
یہ دونون بندر مہاجن سے بیٹون کی طرح پیار کرینگے پس وہ دونون
بندر اوسکے کندھے پر چڑھ کر کلول کرنے لگے تب سب لوگون نے مہاجن
کو جھوٹا کرکے کہا کہ یہ بندر تیرے ہی بیٹے ہین جنھون نے تجھکو پہچان لیا۔

مہاجن بولا یہ تو سب سہی مگر آدمیون کے بندر کیسی ہو جائینگی ساہوکار
نے کہا جیسے مہرون کے کوئلہ ہو گئے ویسی ہی آدمیون کے بندر ہو گئی
مہاجن بولا کو یلون کی تو مہرین ہو جائینگی ساہوکار نے کہا بندرون
کے بہی آدمی ہو جائینگی آخر دونون نے سمجہ کر قصہ فیصل کر لیا۔
لطیفہ ۴۵۔ مہترخان کو شترخانہ کے داروغائی ہوئی تو مشرف نے ظاہر
کیا کہ نوٹی اونٹ مرگئی مہترخان نے حضور مین **عرض** کی کہ جو دس
اونٹ اور مرجائین تو سرکار مین سو کی گنتی پوری آوی **لطیفہ ۴۶**
ایران کے ایلچی کی آمد سنکر بادشاہ نے سب امیرون سی فرمایا کہ بہاری
پوشاکین پہن کر حضور مین آوین سو مہترخان گلی مین تھالیچہ ڈالکر
حضور مین گیا **لطیفہ ۴۷**۔ ایک اندہی کی عورت بدصورت تہی
وہ بڑائی کے واسطی کہا کرتی اے خدا جو تو نے مجھکو اتنا حسن دیا تو
خاوند کو اندہا کیون کیا ایک دن اندہا بولا میری آنکہین تو نہین
جو تیری صورت دیکہون مگر اتنا جانتا ہون کہ جو تیری صورت
اچہی ہوتی تو اندہی گہگہون آتی۔ **نقل ۴۸**۔ ایک سردار نے اپنے
کاہل چاکر سی کہا کہ تو یہ خبر لا کہ مینہ برستا ہی یا نہین چاکر بولا کہ بلی
باہر سی آئی ہے اوسکی پیٹہ پر ہاتہ لگاؤ معلوم ہو جاوی گا پہر سردار نے
کہا کہ چراغ کو گل کر دے چاکر بولا منہ رضائی سی ڈہک لو پہر تمہاری

طرف سے اندھیرا ہی ہی نقل ۲۹- ایک مغل ولایت سے ہندوستان میں آیا تھا اوس سے کچھ تقصیر ہوئی فوجدار نے اوسکو شیرلی کھلائی اور کالا منہ کرکے سر منڈوا دیا اور گدہے پر سوار کرکے شہر مین پھرایا تب اوسنے کہا یا ہندوستان عجب ملک ہے جہان شیرلی حجامت سواری مفت ملتی ہے- نقل ۳۰- ایک اتیت ولایت گیا وہان شہر کے پاس قبرین دیکھین اونپر لکھا تھا کہ یہ آدمی دو مہینے کا یہ چار مہینے کا غرض کہ ایک برس سے سوا کسی کی عمر نہ لکھی تھی جب وہ شہر مین گیا تو جوان بوڑھے بہت آدمی دیکھے ایک فقیر سے پوچھا قبرون پر تو ایک برس کے سوا کسی کی عمر لکھی نہین اور یہان جوان بوڑھے بہت ہین فقیر نے جواب دیا اس شہر مین دستور ہے کہ خدا کی یاد مین جتنے دن جائین اوتنی عمر لکھتے ہین باقی عبث ہے نقل ۳۱- ایک تیشی کے دو چاکر تھے ایک کائستہ دوسرا مہاجن سو کائستہ کو بڑا درماہا یا دمی اور مہاجن تھوڑا مگر مہاجن اوسکی چاکری مین بہت محنت کرے اور کائستہ فقط دو گھڑی کے لیے آکر پھر گھر کو چلا جاوے مہاجن نے ایک دن تیشی سے کہا کہ محنت تو مین بہت کرتا ہون اور تنخواہ کم پاتا ہون اور کائستہ تنخواہ بہت پاتا ہے اور محنت کچھ بھی نہین کرتا تیشی بولا کہ کائستہ کی برابر کام تجھسے نہین ہوتا مہاجن نے کہا آپ جو کام مجھکو فرماویگی

مین پانی بہر کر بادشاہ کے پاس گیا اور کیفیت عرض کی بادشاہ نے فرمایا کہ اتنی بے مروتی بغیر بادشاہی کے نہین ہوتی سو تو کوئی بادشاہ کا بیٹا ہی سپاہی نے اقرار کیا بادشاہ نے اوسکو اپنی بیٹی دی اور بڑے مرتبہ پر پہونچایا لطیفہ ۳۸ سعد اللہ خان غریب آدمی تہا مگر تقدیر سے شاہ جہان کا وزیر ہو گیا اوس وقت بخشی نے عرض کی کہ اوسکے باپ دادے کا نام دفتر مین کیا لکھین بادشاہ نے فرمایا کہ شاہ جہان لکھو نقل ۳۹۔ ایک آدمی کی برات جاتی رہی تہی اوسنے نظام الدین اولیا کی درگاہ مین جا کر کہا جو میری برات ملجاے تو ندرانہ چڑہاؤن وہان سے حکم ہوا کہ حلوا لاو برات ملجاے گی وہ حلوا لینے گیا تو حلوائی نے اوسی برات مین حلوا باندہ دیا نقل ۴۰۔ بادشاہ نے بیربل سے پوچہا کہ جو ہماری ڈاہری کہینچے اوسکو کیا سزا دی جاے بیربل بولا اوسکو شیرنی دینی چاہیے بادشاہ خوش ہوے پوتہ نے اوسکی ڈاہری کہینچی تہی نقل ۴۱۔ ایک آدمی نے یہ منت مانی تہی کہ جو میرا مطلب ہو جاے تو پیر کی شیرنی چڑہاؤن جب اوسکا مطلب ہو گیا تو حلوائی کی دکان پر جا کر کہنے لگا کہ یہ ساری شیرنی نذر ہی قبول کر لیجیے نقل ۴۲۔ ایک فقیر کو دولت نے خواب مین آ کر کہا کہ مین تیری گہر آتی ہون فقیر بولا کہ جاتی دفعہ بہی خبر کر دی تو تجھکو آنے دون دولت نے قبول کیا اور کہا کہ شاہزادہ کو سانپ کاٹیگا اور وہ کسی کے ہاتہ سے

اچہا ہوگا اوس وقت تو فلانا منتر پڑہ کر پہونک دینا اچہا ہو جایگا اور بادشاہ
خوش ہوکر تجہکو مراتب علیا پر پہونچا یگا القصہ دوسرے دن شاہزادہ
کو سانپ نے کاٹا فقیر نے جاکر اوسکو اچہا کر دیا بادشاہ نے فقیر کو بہت دولت
دی تب دولت نے پہر آکر فقیر سے کہا کہ اب مین جاتی ہون ایکدن بادشاہ
فقیر کے زانو پر سر رکہے ہوے سوتا تہا فقیر چہری نکال کر قلم بنانے لگا بادشاہ کی
آنکہہ کہل گئی فقیر کے ہاتہ مین چہری دیکہہ کر یہ خیال کیا کہ فقیر مجہکو قتل کیا چاہتا ہے
پس فقیر کو جوتون سے مار کر قید کیا اور سب دولت واپس منگوالی ایک رات
دولت پہر آکر فقیر سے بولی کہ مینے بموجب اقرار کے تجہکو خبر کر دی تہی فقیر
بولا زندگی آنی جانیکا تو اقرار کیا تہا لیکن جوتیون کا اقرار کب کیا تہا
وہ بولی میرا نام دولت ہے اور دولت کے معنی یہ ہین کہ دو لات کہا کر آتی ہون اور
لات مار کر جاتی ہون **نقل نمبر ۴۳** – حسن علیخان چارہزاری منصب دار
اورشاہزادہ محمد اعظم کے پاس تعینات تہا ایکدن شاہزادہ نے کہا کہ
فلانا چارہزاری منصبدار مر گیا اوسکا بہت کچہہ مال سرکار مین ضبط ہوا ہے
حسن علیخان بولا کیا تعجب ہے چارہزاری منصبدار تہا شاہزادہ نے کہا
تم بہی چارہزاری ہو حسن علیخان بولا میرے گہر مین تو باسی روٹی کتا
کہاتا ہے شاہزادہ نے اعتراض کر کے کہا کہ تجہکو کس مسخرہ نے تربیت کیا ہے
حسن علیخان بولا ایسی بات کہنا لازم نہین مجہکو بڑے حضرت نے تربیت

کیا ہی یہ کہکر نعیباتی چہوڑ بادشاہ کی پاس چلا گیا نقل ۴۴ - ایک
آدمی گوشت کہاتا شراب پیتا رنڈی کے ہان جاتا جوا کہیلتا اور جہوٹ
بولتا تہا اوسنے ایکدن تپشی سی جا کر عرض کی کہ مجہکو کچہ نصیحت کیجیے کہ
مجہہ مین بڑے بڑے پانچ عیب ہین تپشی بولا جو تجہہ سی پانچون عیب نچہٹین
تو ایک عیب جہوٹ کا چہوڑ دی اوسنے راضی ہوکر قبول کیا کہ چار بات
مین تو بڑا اسکی ہی ایک جہوٹ ہی ہے مین کچہ مزا نہین سو نہ بولونگا پیچہ
گہر آیا جب گوشت کہانیکا وقت آیا تو سوچنی لگا کہ جب مین گوشت
لینے جاؤن اور کوئی پوچہی کہ کہان جاتا ہے جب گوشت کا نام لیجیے تو
برا معلوم ہوگا اور جہوٹ اور بات کہون تو جہوٹ بولنی کا پاپ لگی اس
صورت مین گوشت کہانا زیبا نہین اسی طرح سوچ سوچ کر پانچون
عیب چہوڑ دیے نقل ۴۵ - ایک مالی اور کمہار نے شاملات مین
اونٹ خریدا کر اوس پر ایک طرف سبزی بہری اور دوسری طرف
برتن بہری اور دونون پردیس کو چلے اونٹ راستہ مین سبزی کہاتا تہا جی
اور کمہار خوش ہوتا جاتا تہا مالی بولا ابی کمہار ہنسی مت کر یہ اونٹ ہی
دیکہیے کس کروٹ بیٹہی آخر جب منزل پر پہونچی تو اونٹ برتنون پر زور
دیکر بیٹہا جسسی سب برتن پہوٹ گئی تب کمہار رونی لگا اسی واسطی کہا
ہی کہ اوروں کا نقصان دیکہ کر ہنسنا نہ چاہیی نقل ۴۶ - ایک سپاہی

نے بیٹے کو تین دفعہ یہ نصیحت کی کہ ہمیشہ میٹھا کھایا کر اور سایہ میں آیا جایا
کر اور قرض کسی سے مت مانگا اور جب کام پڑ جاوے تو خزانہ مکرانہ میں کھا
ہی نکال لیجو ساہوکار کا بیٹا ان باتوں کے مطلب کو نہ سمجھا مگر ہمیشہ مٹھائی
کھایا کرے اور بڑی بڑی سایبان لگا کر اونکی چھاؤں میں پھرا کرے
اور اودھار دیکر پھر نہیں مانگی سو کتنے دنوں بعد اوسکے گھر میں ٹوٹا آگیا
تب مکرانہ میں جا کر زمین کھودی وہاں دولت نہیں ملی یہ حال دیکھکر
ایک عقلمند ساہوکار نے کہا کہ تیرے باپ نے جو نصیحت کی تھی تو اوسکا مطلب
نہیں سمجھا اسواسطے ٹوٹا آگیا میٹھا کھانیکا مطلب یہ ہے کہ جب بھوک لگے
کھانا کھا وہی میٹھا لگیگا اور سایہ میں آنے جانے کا مطلب یہ ہے کہ دن
نکلے پہلی دکان پہ جا دے اور شام کے بعد گھر آوے اور قرض دیکر نہ مانگو
کا مطلب یہ ہے کہ زیور رکھکر قرض دیوے اور مکرانہ کی ستون تلے دولت
گڑی ہے اوسکو نکال لے ساہوکار کے بیٹے نے ایسا ہی کیا اور بہت
دولت حاصل کی **نقل ۷۴** - اکبر بادشاہ نے تان سین کلاونت
سے چاند سورج کلاونتوں کی تعریف پوچھی تانسین نے کہا کہ ایک دن
کا نور ہے ایک رات کا نور ہے چاند سورج نے جب یہ بات سنی تو بہت
مانی ہوئی ایک دن بادشاہ نے اونسے پوچھا کہ تانسین کلاونت
کیا ہے اونہوں نے کہا جیسے رات اور دن میں صبح کا وقت اچھا ہے

ویسے ہی ہم کلانوتون مین تان سین بہتر ہے **لطیفہ ۴۸** - ایک امیر مسند
پر بڑی جلوس سی بیٹھا تہا کوئی پنڈت اوسکی بہت پاس آکر بیٹھ گیا امیر نے
اوس سی کہ تجھ مین اور گدہی مین کتنا تفاوت ہی پنڈت نے بالشت سی
ناپ کر جواب دیا کہ ایک بالشت کا تفاوت ہی اور وہان سی اوٹھ گیا
نقل ۴۹ - ایک سپاہی نے باغ مین جاکر ایک خوبصورت مچھلی پکڑی وہان
اکثر لوگ بیٹھی ہوی کہتی تھی کہ فارسی مین خوجہ کو مخنث کہتی ہین سپاہی نے
اس بحث کو سنکر یاد رکھا اور مچھلی کو بادشاہ کے حضور مین لیجا کر نذر کی
بادشاہ نے خوش ہوکر دیوان سی فرمایا کہ اسکے انعام کے لاکہ روپیہ دو
دیوان کو یہ بات بری لگی اور سپاہی سی کہا یہ مچھلی تو کام کی نہین
مگر جو نر ہو وہی تو ایک ہا وہ اور لاو سپاہی بولا کہ یہ تو نہ نر ہی نہ مادہ
ہی بلکہ مخنث ہی دیوان لاجواب ہوگیا اور لاکہ روپیہ دی دیے دیکھو علم کا
ایک نقطہ بھی کام آتا ہی **نقل ۵۰** - ایک سردار ایسا تھا کہ جب اوسکا نوکر
تنخواہ مانگی تو وہ آگے سے یہ کہدی کہ تو تو ہمارا قدیمی چاکر ہے غرض اوسکو
تنخواہ نہین دی اوسکا نوکر بہت پریشان ہوا یہانتک نوبت پہونچی
کہ اوسکے سب کپڑی پھٹ گئی ایک دن سردار زنانہ مین تہا اور نوکر اوسکی
ڈیوڑہی پر اوس وقت ایک لنیت ننگی بدن اور خاک لگائی ہوی زنانہ مین
چلا گیا نوکر نے اوسکو منع نہین کیا سردار باہر آکر نوکر پر بہت غصہ ہوا نوکر بولا

باوجودیکہ مین آپکا قدیمی نوکر ہون مگر پہننے کو کپڑے نہین ملتی اور یہ ننگا ہی نظر آیا تو یہی جانا کہ یہ مجھسی بھی قدیم چاکر ہوگا اس سبب سے اسکو نہین روکا سردار یہ سنکر شرمندہ ہوا اور اوسکا حق دلادیا نقل ۵۱- بادشاہ نے بیربل سی فرمایا کہ چار احمق پیدا کر کے لاؤ بیربل شہر مین ڈھونڈنے گیا سو ایک آدمی کو دیکھا کہ جو رسی بیڑہ اور مٹھائی تہال مین رکھی ہوئی لیے جاتا ہی بیربل نے پوچھا کہ یہ سامان کہان لیے جاتے ہو اوسنے کہا میری عورت نے خصم اور کیا ہی اور اوسسے بیٹا پیدا ہوا ہی سو وہان مبارکباد کو جاتا ہون بیربل نے اوسکو ساتھ لیا پھر ایک آدمی کو دیکھا کہ گھوڑی پہ سوار ہی اور سر پر گھاس کا بوجھ ہی بیربل نے پوچھا کہ یہ بوجھ گھوڑی پر کیون نہین رکھا اوسنے کہا گھوڑی حمل سے ہی اوسپر رکھون تو بہت بوجھ ہوجایگا بیربل دونون کو بادشاہ کے حضور مین لیگیا بادشاہ بولا دو احمق اور لاؤ بیربل نے عرض کیا موجود ہین ایک جہان پناہ جو ایسی فرمایش کرتے ہین اور دوسرا مین ہون جو ایسون کو ڈھونڈھتا پھرتا ہون

نقل ۵۲- عالمگیر نے ایک بوڑھے فقیر سے پوچھا کہ میرا وقت اچھا ہے کہ اگلے بادشاہون کا اچھا تھا فقیر بولا اکبر کے وقت مین میلہ ہوا تھا اوسمین ایک خوبصورت عورت جو بہت جواہر پہنے ہوے تھی اپنے ساتھ والیون سے جدا ہوکر پریشان حال پھرتے تھی مین اوسکو اپنے گھر لیگیا اور بہت سنبھالا

سے بہی اوسنا اوسکے مکان کا پتہ لگا کر اوسکو مع زیور کے پہونچا دیا جہانگیر
عہد میں پہر دل میں یہ آئی کہ سارا گہنا ناحق دیدیا آدہا اوتار لیتے تو اچہا
تہا اور تمہارے وقت مین اگرچہ بوڑہا ہوگیا ہون مگر دل یہی کہتا ہے
کہ جو اوس عورت کو مع زیور کے گہر مین رکہ لیتے تو کیسی کیسی عیش کرتے
فی الجملہ اگلے وقتون مین سے حال کے وقت مین اتنا تفاوت ہے نقل ۴۳ ۵
ایک آدمی گوبر سے گہڑا بہر کر اوسکی اوپر مربہ رکہکر قاضی کے پاس لیگیا
اور اپنا مطلب بیان کیا قاضی نے اوسکے مدعا کی موافق پروانہ کردیا
جب قاضی کہانا کہانے بیٹہا اور گہڑے کا مربہ منگایا تو گوبر نکلا قاضی بہت
ناراض ہوا ایکدن وہی آدمی اوسکو راہ مین ملا قاضی نے اوس سے فرمایا
کہ پروانہ مین کچہ بہول ہے اگر لے آو تو درست کردین اوسنے کہا پروانہ مین تو
بہول نہین مگر گہڑے مین کچہ چوک ہوگی نقل ۴۴ ۵ - نوشیروان کا خزانہ
کہولا گیا تو اوسمین ایک تختی نکلی جسپر یہ پانچ باتین لکہی ہوئی تہین ایک جو
کوئی دولت نہین رکہتا آبرو نہین رکہتا دوسرے جو کوئی بیٹا نہین رکہتا
وہ آنکہون کی روشنی نہین رکہتا تیسرے جو کوئی بہائی نہین رکہتا وہ
بازو کا زور نہین رکہتا چوتہے جو کوئی عورت نہین رکہتا وہ آرام نہین
رکہتا پانچوین جو کوئی چارون ہی نہین رکہتا وہ کچہ دکہ ہی نہین رکہتا
لطیفہ ۵ ۴۵ - خسرو بادشاہ نے وزیر سے کہا جو موت نہوتی تو کیا اچہی

تھی وزیر نے عرض کی اگر موت نہوتی تو آپ کو بادشاہی کب ملتی نکتہ ۵۶۔ خان خانان کہتا تھا کہ بے دغا بازی کا آدمی کام کا نہیں مگر دغا بازی کی ٹہان کرنا جائز ہے بلوار کرنا جائز نہیں نقل ۵۷۔ ایک حلوائی چہاچہہ میں پانی بلا کر بیچتا تھا اوسکے ہزار روپیہ جمع ہو گئے ایکدن بندر روپیون کی تھیلی اوٹھا کر جمنا کی کنارہ درخت پر جا بیٹھا اور ایک ایک روپیہ تو پانی میں ڈالتا گیا اور ایک ایک کنارہ پہ اوس وقت کسی شخص نے بندر کو مارنے کا ارادہ کیا حلوائی بولا کیون مارتے ہو چہاچہ کے روپیہ تو کنارہ پہ ہیں اور پانی کے روپیہ پانی مین گئے دیکھو حرام کا روپیہ کار آمد نہیں نقل ۵۸۔ ایک ساہوکار کا بیٹا دہی کے سوا اور کچھ نہیں کہاتا تھا اس سبب سے دبلا ہو گیا ساہوکار نے بہت علاج کیا مگر بیٹے کا مزاج نہیں بدلا مگر ایک آدمی نے دہی چھڑا دینے کا اقرار کیا ساہوکار نے اوسکو اپنے بیٹے کے پاس نوکر رکہا وہ بھی دہی کے سوا اور کچھ نہیں کہاتا ساہوکار کا بیٹا اوس سے بہت راضی رہے ایکدن اوسنے اپنے نوکر سے پوچھا کہ تم سدا ہی دہی کہاتے ہو اسمین کیا فائدہ ہے نوکر بولا مینے ایک اتیت کی بہت خدمت کی تہی اوسنے راضی ہوکر مجھکو دہی کہانا بتایا سو دہی میں چار فائدے ہیں ایک بوڑھا نہیں ہوتا دوسرے گہر مین چور نہیں آتا تیسرے کتا نہیں کاٹتا چوتھے پانی مین نہیں ڈوبتا ساہوکار نے

نے اتنی ظلم کیے نقل ۶۲۔ ایک جوہری موتیون کی مالا لیکر سیٹھ جی کے یہان
جاتا تھا ایک ٹھگ اچھی پوشاک پہن کر اوسکے ساتھ ہو لیا جب دونون سیٹھ کے
کی حویلی پر پہونچے تب جوہری نے خیال کیا کہ یہ سیٹھ جی کا متصدی ہے اور سیٹھ
نے جانا کہ یہ جوہری کا گماشتہ ہے سو کسی نے کچھ وسواس نہین کیا سیٹھ جی نے
کہا مالا کو یہان دھر دو اگر رکھین گے تو رکھ لین گے ورنہ شام کو بھیج دین گے
جوہری رخصت ہو کر ڈیرہ کو گیا اور ٹھگ اپنی گھر کو جوہری تو شام کے
وقت سیٹھ جی کے یہان نہین گیا مگر ٹھگ نے سیٹھ جی کے یہان جا کر کہا کہ
کہ جوہری جی نے یہ عرض کری ہے کہ جو مالا پسند ہو تو رکھ لیجیے ورنہ
پھیر دیجیے کیونکہ اوسکی خریدار بیٹھے ہین سیٹھ نے اوسکو جوہری کا گماشتہ
جانکر مالا حوالہ کر دی ٹھگ مالا لیکر چمپت ہو گیا دوسرے دن جوہری نے
آکر عرض کی کہ کیون آپکو ہمارا مال پسند ہوا سیٹھ نے کہا مال تو تمہارا گماشتہ
لے گیا جوہری بولا مینے تو گماشتہ کو نہین بھیجا تھا سیٹھ جی نے جان لیا کہ
ٹھگ دغا بازی سے اپنا کام کر گیا جوہری کو قیمت گھر سے دیدی نقل ۶۳
ایک ٹھگ جواہر کا ڈبہ لیکر جوہری کے دکان پر گیا اور دوسری ڈبہ
مین جھوٹی جواہر لیگیا جوہری سے کہا کہ ہمارا جواہر ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا
ہے سو رہن رکھکر لاکھ روپیہ دیدو جوہری بولا تمہارا جواہر بہت اچھا
ہے مگر پانچ ہزار روپیہ دین گے یہ سنکر ٹھگ دوڑ گیا اور دوسرے دن پانچ

قدم جاکر پھر لوٹا اور دوسرا ڈبہ لاکر کہا مال جلدی سی چھڑا لیجئے پچاس ہزار
ہی دو جوہری نے پچاس ہزار روپیہ گن دی ٹھگ وہ روپیہ
لیکر غایب ہو گیا اور جوہری نے ڈبہ پھر کھولا تو جھوٹا جواہر نکلا
جواہری نے بادشاہ کو عرضی دی بادشاہ نے جوہری کو بلا کر سمجھایا
کہ جھوٹے جواہر کی بات کسی سی مت کہو اور رات کے وقت دکان کی دیوار
پھوڑ کر صبح ہوتی ہی پنچون کو جمع کرو اور جھوٹی عرضی اس مضمون کی
دو کہ دکان میں چوری پڑی اور سب مال لیگئے اونمین ایک بیوپاری کا
مال ڈیڑہ لاکہ روپیہ کا پچاس ہزار روپیہ میں گروی تھا جب بیوپاری
آکر لاکہ روپیہ اور مانگیگا تو کہان سی دونگا جوہری نے ایسا ہی کیا
ٹھگ نے اس بات کو سنکر جانا کہ لاکہ روپیہ کا دعوا ثابت ہوا ہی پس
جوہری کے پاس آکر کہا کہ ہمارا مال ہمکو دو اور اپنی روپیہ لو جوہری نے
اوسکو قید کرا کر اپنی روپیہ منگوا لیے **نقل ۶۴** - ایک قاضی مع قبایل کے
ناؤ میں بیٹھا جاتا تھا وہ ناو ڈوبنے لگی تب ملاح بولا کہ سب اپنے اپنے
پاپ ظاہر کرو خدا چاہے تو ناؤ تر جاوے گی قاضی کی لونڈی بولی کہ میں
ہمیشہ جوٹھا کھانا قاضی کو کھلاتی تھی قاضی کہنے لگا میں نے جتنے انصاف
کیے اونمین ایک بھی سچا نہین کیا پھر قاضی کی بی بی بولی کہ میرے
پانچ بیٹے ہیں مگر اونمین ایک بھی قاضی کا نہین ملاح نے کہا کہ ہمنے تو پھیری

ناوین پار اوتارین لیکن ایسی گندی ناؤ کوئی نہین کہ یہ کہکر
اوتر گیا اور ناؤ ڈوب گئی نقل ۶۵ - ایک برہمن اپنا مال کسی
کے پاس امانت رکھکر پردیس کو گیا تا جب واپس آیا اور اوس سے
امانت مانگی تو اتیت لڑنے لگا تب ایک ساہوکار کی عورت نے برہمن سے
کہ میری عقلمندی سے تیرا مال ہاتھ آویگا مین اتیت کے پاس جاؤن تو
وہان آکر اوس سے اپنا مال طلب کرنا تجھکو دیدیگا لیں وہ
بہت سا مال لیکر اتیت کے پاس گئی اور کہا کہ میرا خاوند پردیس کو
اودھر اب مین بھی جاتی ہون تم یہ مال امانت رکھو دو اتنے مین وہ
آپہونچا اور بولا کہ میری امانت دیدو اتیت نے دل مین سو
کہ برہمن کا مال تھوڑا ہی اور اس عورت کا بہت ہی اگر برہمن سے
کر جاؤن تو اسکے دل مین شبہ پڑ جاویگا اور اپنا مال واپس لیجا
سو اوسنے برہمن کی امانت نکال کر حوالہ کر دی اوسی عورت
باندی آئی اور کہنے لگی کہ ساہوکار گہر آگیا ہے عورت نے اتیت
سے کہا اب مین مال نہین رکھتی اور وہان سے دوڑ کر اپنے گہر آ
نقل ۶۶ - شاہجہان بادشاہ نے موتیون کی ایک لڑی
کو دیکھا تو وہ ٹوٹ گئی اور دو چار دانے جاتے رہے شاہزادہ
اورنگزیب مانند شہر پناہ صورتی بہت تلاش کیے مگر نہ ملے تب علیمردان

کے پاس خوجہ کو بھیجا علیمردان خان نے کہی تشتری موتیون سی رکابی بھرلی
عالمگیر کے پاس پہنچی اور دس بیس موتی خود گر ہی دی خوجہ نے آکر وہ
رکابی عالمگیر کے سامنے رکھی عالمگیر نے بادشاہ کے حضور مین آکر عرض کی
کہ علی مردان خان سی مینے پانچ موتی منگوائی تہی اوسنے رکابی بھر کر بھیجدی
اگر ایسا آدمی باغی ہو وی تو بادشاہی بگڑ جاوی بادشاہ نے کہا ہمکو معلوم ہوا
کہ یہ وقت بڑی آدمی کو ناتا ہی کہ تم علیمردان خان کی احسان مند تہی
چہوڑ کر نالش کرتے ہو سو وقت کا تقاضا دیکہ کر تم ہی بادشاہی کروگے
نقل ۶۷ ۔ مہاراج رام سنگہ کے جواہرات کہیں دیکو دہلی مین چوری گئی
اوسکا کچہ پتہ نہیں ملا ایکدن مہاراج گہوڑی کی سواری کئی ہوئی جاتی تہی
راستہ مین ایک آدمی مہاراج کی صورت دیکہکر پیشاب کرنے کو بیٹہ گیا
مہاراج نے اوسکو قید کرکے جواہر کی نشان لیکینی پوچہا کہ آپنے اسکو
چور کس طرح جانا مہاراج بولی کہ ہمارے دیکہنی کے واسطی لوگ دور دور سے آتی ہین
اور یہ ہمکو دیکہکر پیشاب کے بہانہ سی روبرو ہوا تب ہمنی جان لیا کہ جواہر کا چور
یہی ہی نقل ۶۸ ۔ ایک کلاونت ساہوکار کے پاس جاکر گانے لگا ساہوکار
نے خوش ہوکر لاکہ روپیہ انعام کی چٹھی دوکان پر کردی کلاونت راضی
راضی دوکان پر گیا گماشتہ نے ایک دہیلا دیا کلاونت ساہوکار کے پاس
پہر گیا ساہوکار بولا حساب کے روسی تو دہیلا تجہکو مفت دیا ہی ورنہ تو نے

گا کر ہمکو خوش کر دیا ہمنے بھی جوش اوسکا تجھکو راضی کر دیا **لطیفہ ۶۹** - ملا دوپیازہ ایران گیا تو وہان کے بادشاہ نے ہندوستان کے بادشاہ کی صورت جاضرور مین لکھا کر جلاب کی دوا اوسکو کھانے مین دلوائی ملا نے وہ کھانا کھایا تو پانخانہ کی حاجت ہوئی جاضرور مین گیا وہان ہندوستان کے بادشاہ کی صورت دیکھی فوراً باہر نکل آیا بادشاہ نے پوچھا کہ تمنے وہان کیا دیکھا ملا بولا مین سمجھ گیا کہ آپکو قبض کا آزار ہے اسواسطے اوس جوانمرد کی صورت جاضرور مین لکھ رکھی ہے تاکہ دیکھتے ہی جلاب لگجائے **نقل ۷۰** - ایکدن عالمگیر بادشاہ اور اوس بیٹے تھے حسن علیخان نے آکر عرض کی مین چلا آتا تھا سو ایک جگہ دو ساہوکار ونکی حویلیان برابر بیتھیں وہان ایک اونٹ نے گوز مارا دونون کے جھگڑے ہوے ایک کہے میرا مال ہے دوسرا کہے میرا مال ہے یہ بات مینے سنی اور اون سے کہا کہ تم دونون جھوٹے ہو بیت المال تو سرکار کا ہے یہ سنکر بادشاہ نے ہنس دیا **نقل ۷۱** - ایک ظالم وزیر سے سب لوگون نے دردمند ہوکر ایکدن یہ بات ٹھہرائی کہ اسکو دغابازی سے مارڈالیں جب وزیر دربار مین آیا تو چوبدار نے کہا کہ بادشاہ کو کچھ بیماری ہے کوئی اندر نہین جاسکتا وزیر گھر چلا گیا پھر بادشاہ نے فرمایا کہ آج وزیر نہین آیا اسکا کیا سبب ہے خدمتگار نے کہا کہ اوسکی طبیعت بیمار ہے بادشاہ بولا کہ جاکر خبر لا خدمتگار کچھ دور جاکر لوٹ

آیا اور عرض کی کہ وزیر بہت ماندہ ہی بادشاہ نے علاج کے واسطے حکیمون کو بھیجا
حکیمون نے عرض کی کہ وزیر کا عارضہ سخت ہی وہ اوس سے جان بر نہوگا پہر
عرض کرائی کہ وزیر زندہ نرہیگا پہر عرض کی کہ وزیر مرگیا بادشاہ کو بہت
اندیشہ ہوا پہر کسی نے عرض کی کہ وزیر مرکر بہوت ہوا ہے سو ہو بہو نظر آتا ہی
ایکدن بادشاہ سوار ہوکر جاتا تہا وزیر نے آکر سلام کیا اور روبرو ہوکر
کچھ عرض کرنے لگا ہرکارون نے عرض کی کہ وزیر مرکر بہوت ہوا تہا جو اب
وہی صورت بنا کر روبرو آیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ مار کر نکالدو پس
سپاہیون نے ماری لاٹھیون اور گھوسون کے وزیر کو مار ڈالا دیکھو بغیر سفارش کی
رعیت کے بادشاہ کی مہربانی کچھ کام نہین آتی نقل ۲۰۷ - ایک برہمن کو
راستہ مین شیر نے دیکھکر چاہا کہ اسکو مار کر کہا جاؤن برہمن نے کہا کہ مین
اپنی عورت سے ملکر پہر آونگا اوس وقت تو جو چاہے کیجو اور جو نہ آونگا
تو تجھکو بڑی مصلحت دینی کا پاپ لگیگا شیر نے اوسکو رخصت دی برہمن گھر
جا کر پہر آیا اور درخت پر چڑھ گیا شیر بولا تو نیچے اوتر جو تو تجھکو کہاؤن
برہمن نے کہا مینے جو سوگند کہائی تہی سو تجھکو یاد ہے اب یہ کہہ کہ مجھکو نیچے
اوترنا مناسب ہے کہ نہین شیر نے کہا بڑی صلاح دینے کا بڑا پاپ ہے سو
تجھکو اوترنا صلاح نہیں برہمن درخت پر چڑہا رہا اور شیر چلا گیا پہر برہمن
اوتر آیا لطیفہ ۲۰۸ - ایک آدمی کی صورت ایسی اوٹہکر جو کوئی دیکھتا تہا

اوسکو روٹی نہین ملتی تھی ایک دن بادشاہ نے بلوا کر علی الصباح اوسکی صورت
دیکھی اتنے مین شکار کی خبر آئی بادشاہ کھانا کھائے بغیر سوار ہوگیا مگر شکار
ہاتھ نہین آیا اور بادشاہ حیران ہوکر رات کو گھر آیا اور حکم دیا کہ اسکو جان سے
مار ڈالو تب وہ بولا کہ آپ مجھکو دیکھکر صرف بھوکھے ہی رہے اور مین آپکا
منہ دیکھکر جان سے ہی مارا جاتا ہون بادشاہ نے اس بات سے خوش ہوکر
اوسکو چھوڑ دیا **لطیفہ ۴۷**۔ اکبر بادشاہ نے چرکین دیکھکر بیربل سے کہا
کہ یہ چرکین سوکھی بہت سا ہو رہا ہے بیربل نے عرض کی دو چار بوندین
پڑینگی تو پھول کر جنتہ ہو جایگا جنتہ بادشاہ کی ذات ہے **نقل ۴۸**
ایک شخص مع غلام کے راہ مین چلا جاتا تھا کہنے لگا کہ جو مین بادشاہی پاؤن
تو خوب انصاف کرون غلام بولا مجھکو بادشاہی ملے تو ظلم کرون غرض وہ
دونون ایک شہر مین پہونچے جہان کا بادشاہ یہ کہہ مرا تھا صبح کو باز اوڑاتا
جسکے سر پر باز بیٹھ جاے اوسی کو بادشاہ کرنا سو وہان والے باز اوڑاتے
تھے باز غلام کے سر پر آبیٹھا غلام کو زیور اور پوشاک پہنا کر بادشاہ کر دیا اوسنے
ظلم کرنا شروع کیا اور اپنے مالک کو بلا کر بہت مہربانی کی مالک بولا خدا نے
تمکو بادشاہ کیا ہے ظلم کرنا مناسب نہین غلام بولا اگر خدا کی مرضی انصاف کی
ہوتی تو باز تمہارے سر پر بیٹھتا پھر مین خدا کی مرضی سے مخالف کیون کرون
نکتہ ۴۹ بدخان خان نے اپنی جورو سے کہدیا تھا کہ کیمیا گر اور ولی کو مت

آئی وہ جو کیمیا گر اور ولی ہوگا وہ ہمارے پاس کیوں آئیگا اور جو آتا ہے سو
دغا باز ہے لطیفہ ٧٧۔ ایک دفعہ نور بی بی طوائف کو حمل
تھا سو وہ اوسی حالت مین ناچنے لگی امیر خان نے کہا ہوشیار رہنا کہین
انڈا نہ گر پڑے نور بی بی بولی بڑا تعجب ہے انڈہ تو گرا نہین اور بچہ بول اوٹھا
نقل ٧٨۔ ایک ساہوکار نے کشتی کے ایک پلہ مین جنس بھری اور دوسرے
پلہ مین ڈھول بھری اور سوداگری کو چلا کسی نے کہا کہ تم نے ڈھول کیوں بھرا
ہے ساہوکار بولا کہ اور جنس تھی اس واسطے تول برابر کرکے دونون پلون مین
بھر دی وہ شخص بولا کہ جو وہی جنس آدھی آدھی کرکے دونون پلون
مین بھرتے تو فائدہ تھا ساہوکار نے کہا میرا نصیب اچھا ہے تو اسی مین
فائدہ ہوگا پس وہ جہاز مین سوار ہوکر ایک ولایت مین گیا وہان کا بادشاہ
بیمار تھا علاج کے واسطے ہندوستان کی خاک ڈھونڈتے تھے سو ساہوکار کو سونا
دیکر سب ڈھول لیگئے اوس سے بادشاہ کو آرام ہوگیا بادشاہ نے ساہوکار سے
محصول وغیرہ مین بہت رعایت کی اور خلعت دیکر رخصت کیا اس نقل کا
خلاصہ یہ ہے کہ اگر صاحب نصیب بے شعوری بھی کرے تب بھی اوسکو فائدہ
ہوتا ہے لطیفہ ٧٩۔ بادشاہ نے بیربل سے کہا کہ آج ہم نے خواب مین دیکھا
کہ تو چرکین کے حوض مین لوٹتا ہے اور ہم شہد کے حوض مین لوٹتے ہین
بیربل بولا یہی خواب مجھکو بھی آیا تھا مگر اتنا تفاوت ہے کہ حضور مجھکو چاٹتے ہین

اور مین حصہ دار کو چاہتا ہون نقل ۸۰ - نوشیروان بادشاہ عالم تہا ایک دن
بزرجمہر وزیر کو ساتھ لیکر شکار کے واسطے گیا رات کو یہ دونون ایک درخت
کے تلے بیٹھے تہے دو بسیرے والے الو بولے بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کیا کہتے ہین وزیر بولا
کہ ایک الو دوسرے سے کہتا ہی کہ مین اپنی بیٹی تیرے بیٹے سے بیاہ دونگا
دوسرا کہتا ہی کہ بیس اوجڑ گانو جہیز مین دے تو قبول کرون وہ الو کہتا ہے
اگر یہی بادشاہ اور وزیر رہے تو سارا ملک ہی اوجڑ ہو جائیگا بادشاہ
یہ سنکر شرمندہ ہوا اور محل مین آکر حکم دیا کہ مین کل انصاف کے واسطے بیٹھونگا
جس جس کا جو کام مطلب ہے وہ عرضی لکھ لکھ کر حوض مین جمع کرین سو وہ
حوض عرضیون سے بھر گیا بادشاہ نے انصاف کے واسطے عرضی منگوائی تو اول
ہی ایک عورت کی عرضی آئی جسمین لکھا تہا کہ میرے بیٹے کو طوطے کے واسطے
شاہزادہ نے مار ڈالا ہے بادشاہ نے شاہزادہ کو قتل کروا دیا اور کہا کہ اور
انصاف کل کرینگے یہ بات ہی مین سبھون نے اپنی اپنی عرضی لیجا کر قضیہ
فیصل کر لیا بادشاہ نے پھر آکر عرضیان مانگین تو ایک بھی نہین آئی۔
نقل ۸۱ - شیوسنگہ سنجاوت راجہ ابھی سنگہ راٹھور کے پاس گیا وہان ایک
کسبی نے کل کی چلتی ہوئی پتلی راجہ کو نذر دی راجہ نے پھول کی مالا اوسکے
ہاتھ مین دیدی تب شیوسنگہ نے کہا راکھی کی بدانا گھری کو آئی ہے راجہ نے اوسکے
شیوسنگہ کی طرف بیچ ہاسکے بھیجی شیوسنگہ نے سر جھکا کر کہا کہ ٹھیک ہے بجہ

آپ ہی کے دربار مین دیکھی یا جو ابھی سنگہ جیب ہو رہی **نقل ۲** صابرعلی ایک مسخرہ تھا اوسسے ایک بنیوا نے کہا کہ تیرے باپنے مجھسے خواب مین کہا ہی کہ بیٹے سے پانچ روپیہ لیلینا سوا تو دیدے اوسنے کہا مین بہی تو پوچھہ دیکھون دوسرے دن دونون پہر ملی تو صابرعلی نے کہا کہ بنیو باپ سے پوچھا تہا وہ بولا کہ بنیے اسے نہین کہا بنیوا بولا وہ سخت بالجھو لیا ہی کر مجھہ تو یون کہا اور تجہسے یہ کہا **نقل ۸۳** - اکبر بادشاہ سے کسی امیرنے کہا کہ بیربل کو رخصت کر دیجیے آپ کی بات کا جواب مین دیا کرونگا بادشاہ نے بیربل کو رخصت کر دیا وہ باندہو کے راجہکے یہان جاکر چھپ رہا بادشاہ نے اوس امیرسے کہا کہ اٹھارہ بہار بناس باتی کا بیج لادو امیرنے جیہہ مہینے کا اقرار کیا مگر وہ چیز نہین ملی تب عرض کی کہ ستے بیج تو پیدا نہین ہوتے بادشاہ نے فرمایا کہ بیربل کے پیدا کرنے کے واسطے سب جگہہ یہ فرمان بہیجو کہ آگرہ مین باوری کی شادی ہی تم اپنے یہان کی مستیا لا ایا ورباوری بہیجدو کسی سے اسکا جواب نہین آیا مگر باندہو کے راجہ نے بیربل کی صلاح سے یہ عرضی لکھی کہ چھوٹی بڑی تالایا وری گوالیار تک آگئی ہین آپ آگرہ کے تالاب اور باوری کو اونکی پیشوائی کیلیے بہیجو تو آگے بڑہین بادشاہ نے اوس عرضی سے جان لیا کہ بیربل باندہو مین ہی لیں وہان سے بلواکر فرمایا کہ اٹھارہ بہار بناس پتی کا بیج پیدا کردو بیربل نے عرض کیا بہت سے پاونگا لیکن

نذر کیا اور کہا کہ سب بناس پتی کا بیج یہ ہے **نقل ۸۴** - ایک کھتری نے کہا
کہ ہمنے ایسی ہرن دیکھی ہیں کہ جو کوئی اونکو ہاتھ میں لے اوسکو دست آجاوین
دوسرے نے کہا کہ ہمنے ہرون کے مردنگ دیکھے جو مردنگ بجانے اور سننے والے
کو دست لگ جاتے تھے کھتری نے پوچھا کہ مردنگی کیا کرتا تھا اوسنے کہا مردنگی
تو ہمیشہ ہی مقعد کے نیچے ہانڈی بندھی رکھتا تھا **لطیفہ ۸۵** - جہانگیر بادشاہ
نے چودہ بی بی سے پانی مانگا جو وہ بی بی بہوٹی بادیہ میں پانی لیگئی اور
بولی کہ حضرت کو بہوٹی برتنوں سے شوق ہے اوسواسطے مینے مرضی کے موافق
کام کیا یہ طرز نورجہان پر ہوئی **لطیفہ ۸۶** - جب حسن علیخان اور عبداللہ خان
نے فرخ سیر بادشاہ کو قید کرکے اوسکی آنکھوں میں سلائی پھیر دی تو اعتقاد خان
کو بھی جو اوسکا عزیز مصاحب تھا قید کرکے بلوایا اور کہا کہ تیرے دل میں جو
کوئی آرزو ہے سو کہدے اوسنے کہا صرف یہ آرزو ہے کہ میرا منہ کالا کرکے
اور سر منڈوا کے اور گدھے پر سوار کرکے شہر میں منادی کرادو کہ جو کوئی اپنے
خاوند سے نمکحرامی کریگا اوسکا یہ حال ہوگا یہ سنکر حسن علیخان اور عبداللہ خان شرمندہ
ہوئے **نقل ۸۷** - ایک دن رام کشن جوتشی کہانا کہانے کو بیٹھے تو خاصہ میں تیل
بھی تھا اوسکو پسند کرکے پورا کیا اچھا پھر تو ہر اونکی بی بی نے کہا کیا اور کہ دن
رام کشن بولے ہم مین ایسی کیا چوک پڑی ہے بی بی نے کہا کہ لوگ تمکو جوتشی
کہتے ہیں رام کشن چپ ہو رہے پھر جب سو کہا چکے تو بولے کہ ہمارے پیٹ میں

تھوکو ان عورتنے کہا تمہاری تھہر کی ہی تھوکو رام کشن سی اسکا جواب بتادیا

لطیفہ ۸۸ - رام کشن کی بی بی اپنے باپکے گھر جاتی تھی رام کشن نے کہا
کہ جلدی آنا اور جو دیر ہو جاوے تو کاتک مین تو بغیر بلای آوگے وہ بولی
میرا آنا نہوا تو بلبیا کہین تم ہی آوگے

لطیفہ ۸۹ - رام کشن کی عورت کی تعریف سنکر بادشاہ نے روبرو بلایا اور فرمایا کہ ہمارے گھر مین رہنا قبول کرو اوسنے جواب دیا کہ ہم تو بانجھ ہین آپ جنتی کو رکھو لوگی بادشاہ لاجواب ہوگیا

ایک خواجہ سرانے پوچھا کہ تمہارا وطن کون ہے عورت بولی سانگڑہ ہی (سانگڑا ایک گانون کا نام ہے) خواجہ سرانے کہا اب ویسی ہی ہی وہ بولی تم سی اوسمین سی بہت نکلی ہین اب ویسی کیسی رہی

لطیفہ ۹۰ - ایک عورت لڑکی کو بغل مین لیے ہوی جاتی تھی ایک جوان نے لڑکی کو چوم کر کہا کہ یہ تیری کارخانہ مین سی نکلا ہی اسلیے مجھکو پیارا لگتا ہی عورت بولی اسکو نکلی ہوی تو بہت دن ہوی مگر آپکے باپکا فلان ابھی نکلا ہی اگر اوسکو جانی تو بہت پیارا لگی

نقل ۹ - ایک کلانوت سی کسی سردار نے سورٹھ گانیکی فرمایش کی کلانوت بولا کہ سورٹھ گانی سی کھانی کو نہین ملتا سردار بولا ہم کھانیکو بھجوادینگی تب کلانوت نے سورٹھ گائی بعدہ وہ سردار کھانا کھانیکے واسطی محل مین چلا گیا اور لونڈی کے ہاتھ خاصہ بھر کر بھیجا کہ جو کوئی باہر گاتا ہو اوسکو دے آ باہر ایک

سو رو بہس گاتا تہا لونڈی جاکر اوسکو دیر آئی پہر سردار نے باہر آکر کلاونت
سے پوچہا کہ تونے کہانا کہایا وہ بولا نہیں کہایا سردار نے غصہ ہوکر باندی
کے اوپر جوتہ پہنکا مگر باندی کو نہ لگا اور کلاونت کے جا لگا کلاونت بولا
سو رپہ کا نے سے بہو کہی تو ہمیشہ رہتی تہی مگر آج جوتہ کا اضافہ ہوا نقل ۹۲
ایک کلاونت اپنی عورت کو لیے ہوی جاتا تہا رستہ مین دہاڑہ والے
اوسکو مارنے لگے وہ عورت کو بغل مین لیکر بیٹہ گیا کہ جو مرین جگ نہین
مرتا دہاڑہ والے یہ بات پسند کرکے اوسکو چہوڑ گئے نقل ۹۳ - ایکدن
ایک کلاونت کسی نواب کے یہان جاکر انعام لایا اوسے دیکہکر ایک عورت
نے کہا کہ میرے لڑکے کو بہی ساتہ لیجایا کرو وہ ایکدن اوسکے لڑکے
کو ساتہ لیکر نواب کے یہان گانے کیلیے گئے نواب نے خوش ہوکر فرمایا کہ
انکو گہوڑا اور جوڑا دو اسی اثنا مین اوس لڑکے نے ایک کنکر پہینکا سو وہ
نواب کے سر پر جا لگا نواب نے غصہ ہوکر دس جوتہ سب کلاونتون کے
لگوائے کلاونتون نے لڑکے سے کہا ہمکو آج گہوڑا جوڑا ملتا سو تونے سب
کہودیا لڑکا بولا گہوڑا جوڑا تو کہان تہا یہ پاپوش بہی مینے دلاے
نقل ۹۴ - ایک بادشاہ کے تین عقلمند بیٹے تہے بادشاہ نے تینون
سے فرمایا کہ مین تو بوڑہا ہوا اب بادشاہی تم کرو اونہون نے عرض
کی کہ ابہی آپ سلامت ہین ہم بادشاہی کس طرح سے کرین ہمسے کبہی ایسا

بے ادبی نہوگی بادشاہ نے ناراض ہوکر تینون کو نکال دیا یہ تینون اور ملک مین
جاکر ایک درخت کے تلے بیٹھے تھے وہان ایک ساربان نے آکر پوچھا کہ آگی کوئی کہیں
اونٹ گیا ہی اوسکو تمنی بھی دیکھا ہی بڑی شاہزادہ نے کہا دیکھی ہی سو کیا کہا
کہ وہ اونٹ ایک آنکہ سی کانا ہی دوسرا بولا اوسکا ایک دانت بھی ٹوٹا ہی
تیسری نے کہا وہ ایک پانوٗن سی لنگڑا بھی ہی ساربان بولا تمنی پتے
تو خوب دیے اور آگے جاکر اونٹ کو ڈہونڈہنی لگا مگر اوسکو نہین ملا تب
آکر اون سی پہر پوچھا بڑی شاہزادہ نے کہا کہ تیری اونٹ پر ایک عورت
سوار ہی دوسرا بولا کہ اوس عورت کو حمل بھی ہے تیسرا بولا کہ اوسکے بیٹا
ہوگا ساربان بولا کہ یہ تینون باتین بھی سچی ہین مگر اونٹ تمنی اوڑایا ہی
اسواسطی مجھکو نہین ملتا اب مین اونٹ تم سی لونگا پس بہت آدمی جمع ہوکر
شاہزادونکو قید کرکے اوس ملک کے بادشاہ کے پاس لیگئے ساربان نے سب
حال عرض کیا کہ انہون نے میری اونٹ کے ساری پتے بتا دئے ہین سو
یہی چور ہین بادشاہ نے بھی اونکو قید کردیا وہ ایک رات قید رہے علی الصباح
ساربان نے آکر عرض کی میرا اونٹ ملگیا اور عورت کی بیٹا ہوا یہ سپاہی
چور نہین ہین بادشاہ نے اونکو بلواکر پوچھا کہ تمنی اونٹ تو دیکھا ہی
نہین اورسا اوسکے ساری پتے کیسے بتا دیے اونہین سی ایک نے کہا کہ اوسنے جنگل
مین ایک ہی طرف کا گھاس کہایا تہا اور دوسری طرف منہ نہین ڈالا

اسواسطے مینے جانا کہ اونٹ کانا ہے دوسرے نے عرض کی کہ اوسنے جہان گھاس کہائی بیچ کے تنکے نہیں ٹوٹے تھے اس سے مین سمجہ گیا کہ اونٹ کا دانت ٹوٹا ہے تیسرا بولا کہ اونٹ کے تین پاؤن کے نقش تو برابر تھے مگر چوتھا نقش گہرا تھا اسواسطے مینے جانا کہ اوسکا ایک پانون لنگڑا ہے پہر ایک نے کہا کہ وہ اونٹ ایک جگہ بیٹھ گیا تھا اور اعورت نے اوتر کر پیشاب کیا جو کہ وہ پیشاب دونون پانون کے بیچ مین تھا اسواسطے مین سمجھا کہ عورت اوسپر سوار ہے دوسرے نے کہا کہ وہ عورت دونون ہاتہ زمین پر ٹیک کر اوٹھی تھی مینے پانون کے نشان سے معلوم کیا کہ حاملہ ہے تیسرے نے کہا کہ اون نشانون مین داہنے ہاتہ کا نشان گہرا تھا اسواسطے مینے کہدیا کہ لڑکا ہوگا بادشاہ نے خوش ہوکر تینون کو رکہ لیا یہ تینون ہمیشہ بادشاہ کے ساتہ کہانا کہاتے تہے ایکدن بادشاہ نے شراب اور کباب انکے واسطے بہیجی اور کہلا بہیجا کہ تم ہی کہالو آج مین نہین آونگا یہ تینون کہانے لگے بادشاہ انکی باتین سننے کو دیوار کے پیچھے چھپا ہوا تھا بڑے شاہزادہ نے کہا کہ آج اس شراب مین مردہ کی بو آتی ہے دوسرا بولا کباب مین کتیا کے دودہ کی بو آتی ہے تیسرا بولا کہ خود بادشاہ باورچی کا بیٹا ہے بعد اسکے بادشاہ نے اونکے پاس جاکر پوچھا کہ تم ابھی کیا باتین کرتے تھے اونہون نے وہ تینون باتین پہر کہین بادشاہ نے شراب کی

حقیقت تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وزیر نے جو قبرستان مین باغ لگایا ہے تیسرا ب
وہان کے انگورون کی ہے پہر کباب کی تحقیقات کی تو کھل گیا کہ بکری تو
مرگئی تہی اور اوسکے بچہ کو کتیا کا دودہ پلاکر پالا تہا یہ کباب وسکے
گوشت کے تہے پہر بادشاہ ننگی تلوار ہاتہ مین لیکر اپنی مان کے پاس گیا
اور کہا کہ سچ کہدے کہ مین کسکا نطفہ ہون اوسکی مان بولی کہ ایکدفعہ
بادشاہ تو شکار کو گئے تہے اور مجہکو شہوت کا غلبہ ہوا اپنے باورچی کو جو
دولت خانہ مین تہا بلواکر اپنا کام کر لیا تو اوسکے نطفہ سے ہے تب
بادشاہ شاہزادون کے پاس آیا اور بولا کہ تمہاری باتین سب
سچی ہوتی ہین مگر یہ کہو کہ تمنے یہ باتین کس طرح معلوم کین بڑا شاہزادہ
بولا کہ شراب کے نشہ مین خوشی حاصل ہوتی ہے مگر اس شراب سے دلی کلفت
ہوا اوسے مین نے سمجہ لیا کہ اسمین مردہ کا کچہ اثر ہے دوسرا بولا کہ بکری کے
دودہ پینیوالی کا گوشت نرم ہوتا ہے اور کتیا کے دودہ پینیوالے کا
سخت اون کبابون کا گوشت سخت تہا تیسرے نے کہا کہ بادشاہ کو
انصاف وغیرہ کا شوق ہوتا ہے مگر آپکے یہان سوای کہانے پینے کے
کوئی بات نہین دیکہی اسلیے جانا کہ آپ مین کسی باورچی کے نطفہ کا
اثر ہے بادشاہ نے فرمایا کہ اب یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اونہون نے
اپنی ساری حقیقت بیان کی بادشاہ نے اونکو اپنی بیٹیان بیاہ کر

نیچ و لشکر کے ساتھ اونکو گھر پہونچا دیا نقل ۹۵ - ایک کلانوت کسی بخیل کے پاس جاکر گانی لگا اور وہ بخیل غالی اوڑھ کر سو گیا تب کلانوت اوسکے پانون دابنے لگا بخیل نے اوسکو جگا کر سمجھکر کہا چلو بلا ٹلی کلانوت نے کہا غریب نواز بلائی کہان جاتی بلائی تو حضور کے قدمون سے لگی ہے بخیل نے لاچار ہوکر اوسکو انعام دیا نقل ۹۶ - نور جہان بیگم نے جہانگیر بادشاہ سے عرض کی کہ میرے نام کا بہارت طیار کرادیجے بادشاہ نے ایک چوبی پنڈت کو بلواکر دس ہزار روپیہ خرچ کے لیے دیے اور فرمایش کی کہ ہماری اور نور جہان بیگم کے نام کا بہارت طیار کر چوبی نے برس روز کا اقرار کیا جب برس روز گذر گیا تو نور جہان نے تاکید کرائی چوبے نے حاضر ہوکر عرض کی کہ بہارت طیار ہو گیا ہے جسمین درو پدی کی جگہ تمہارا نام لکھا ہے مگر درو پدی کے پانچ خاوند تھے اور آپکے دو ہوے ایک شیر افگن خان دوسرے بادشاہ سلامت پس ان دونون کے نام تو لکھدیے اب تین کے نام اور بتاؤ تو بہارت پورا ہو جاے نور جہان نے غصہ ہوکر پنڈت کو رخصت کر دیا نقل ۹۷ - شاہ جہان بادشاہ قید مین تھے عالمگیر نے جاکر اون سے عرض کی کہ آپ تو آٹھوین دن عدالت مین بیٹھا کرتے تھے اور مین روز عدالت کرتا ہون شاہ جہان نے کہا ہم آٹھوین دن عدالت کو کرتے تھے مگر جب نقیب فریادیون کو پکارتے تھے تو کوئی بھی

نہیں آتا تہا اور اب تم باوجودیکہ روز عدالت کرتے ہو پہر بہی بہت فریادی باقی رہجاتی ہیں لطیفہ ۹۸ - ایک دفعہ محمد شاہ حقہ پیتے تہے اوس وقت خاندوران خان نے کہہ عرض کی بادشاہ حقہ پیتے رہے اور جواب نہیں دیا تب خاندوران کہنے لگا کہ حضور نے حقہ کو جو اتنا منہ لگایا ہی اسکی کیا وجہ ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ اسمین یہ وصف ہی کہ بے پوچہے نہیں بولتا
نقل ۹۹ - ایک بادشاہ شکار کو گیا تہا وہان اوسکو بہت سردی لگی تب محل مین آکر دوشالہ اوڑہ لیا اور خدمتگار سے کہا کہ جاڑے سے جاکر کہو کہ اب تیرا زور نہیں رہا خدمتگار نے باہر سے آکر عرض کی کہ جاڑا یہ عرض کرتا ہے کہ حضرت سے تو میرا زور نہیں مگر نوکر چاکرون کو تو خوب سمجہون گا بادشاہ نے خوش ہوکر سب کو پوشاک نیوادی -
نقل ۱۰۰ - ایک تپسی کے گہر چوہا رہتا تہا وہ ہمیشہ بلی سے ڈرا کرتا تپسی نے اوسکو بلا کر دیا تب وہ کتے سے ڈرنے لگا پہر اوسکو شیر کر دیا تو وہ شیر ہوکر آدمیون کو ڈرانے لگا تپسی نے کہا مینے تجہکو چوہے سے شیر کر دیا اب تو آدمیون کو کیون ڈراتا ہی وہ بولا کہ بیشک مین آپ کی مہربانی سے چوہے سے شیر ہوا سو شیر کے کام کرتا ہون تپسی غصہ ہوا جس سے وہ چوہا پہر چوہا ہوگیا لطیفہ ۱۰۱ - دو راجہ لڑائی کے واسطے چڑہے ایک خدمتگار کا گہوڑا لگام نہیں مانتا تہا وہ کود کر دشمن کی فوج مین جا پہونچا خدمتگار نے

جان لیا کہ اب مجھکو دشمن کے آدمی مار ڈالینگے اسلیے دو بیٹہ اوڑھ آیا
دشمن کے آدمیون کی صلح سمجھ کر پوچھا کیا تم صلح کرتے ہو اوسنے کہا ہان آدھا ملک
اور راجہ کی بیٹی لو اور یہان سے کوچ کرو دشمن نے قبول کیا خدمتگار گھوڑے پر
چڑھ کر اپنی فوج مین آیا اور بولا کہ مینے صلح ٹھہرالی ہے آپ دہا ملک اور بیٹی
دو راجہ نے غضب مین آکر کہا کہ تونے یہ بات کسکے کہنے سے کی خدمتگار بولا
جو اس گھوڑے پر سوار ہوگا وہ تو سارا ملک اور بیٹی کی مان کو بھی دیدیگا
نقل ۱۰۲- ایک عورت وزیر کے پاس رہتی تھی وزیرنے اوسکا گھربار
چھین کر اوسکو نکال دیا اور بادشاہی خدمتگارون سے کہدیا کہ جب وہ
عورت حضور مین نالش کرنے کو آوے تو اوسکی عرضی اور طرح پر کرکے
اوسکا قضیہ بہی رفع کردینا جب وہ عورت وزیر پر فریادی گئی تو بادشاہ
نے اوسکی حقیقت پوچھی خدمتگارون نے عرض کی کہ اسکے خاوندکو
مرے ہوے بہت دن ہوے اور یہ اب عرض کرتی ہے کہ مجھکو ستی ہونیکی
اجازت ملے بادشاہ نے کہا بہتر ہے وہ عورت کو پکڑ کر لیگئے اور زبردستی
آگ مین جلادی نقل ۱۰۳- ایک عورت اپنے باپ کے گھر گئی تھی وہان
اوسکے لڑکا ہوا اور اوسکے بہاوج کے بہی اوسی رات لڑکی پیدا ہوئی
دایہ نے لڑکی کی جگہ لڑکے کو رکھدیا سو اوس لڑکے پر دونون عورتین
جھگڑا کرنے لگین اور دعوا اوس مہاراجہ رنجیت سنگہ والی مارواڑ کے

حضور میں پیش ہوا مہاراجہ نے سب پیرون کو جمع کرکے دربار کیا اور دو
گائی دو بھینس دو بکری اور دو عورتیں بلوائیں جنمیں سے ایک بچہ کی ماں
اور دوسرے بچیہ کی ماں تھی اور سبھون کا دودھ نکلواکر تلوایا بچہ کی ماں
کا دودھ بچی کی ماں سے بھاری نکلا تب ان دونون عورتون کا دودھ
نکلواکر وزن کرایا بیٹی کی ماں کا دودھ ہلکا ہوا اور بیٹی کی ماں کا
بھاری مہاراجہ نے لڑکے کی ماں کو لڑکا اور لڑکی کی ماں کو لڑکی دلوادی
نقل۔ ایک مسلمان اپنی عورت سے کہا کرتا تھا کہ مجھکو خواجہ معین نظر آتے ہین
عورت بولی کہ مجھکو بھی زیارت کراؤ مسلمان نے کہا تو ناپاک ہے اسلیے
تجھکو نظر نہ آوینگے ایکدن اوس عورت کے پاس کوئی غیر شخص آیا تھا
اتفاق سے مسلمان بھی اوسی وقت آپہونچا عورت نے کواڑ کھولدیے
اور وہ شخص مسلمان کے روبرو ہوکر نکل گیا مسلمان نے پوچھا یہ کون شخص
تیرے پاس آیا تھا عورت بولی کہ یہان تو کوئی بھی نہین آیا مرد نے کہا
ابھی تو میرے روبرو گیا ہے عورت نے کہا خواجہ معین الدین ہونگے میں تو
ناپاک ہون اسلیے مجھکو نظر نہ آئے اور تم پاک نظر ہو سو تمکو نظر آئے ہونگے
مسلمان یہ سنکر چپ ہو رہا نقل ۱۰۴۔ ایک مفلس نے خان خانان کی
ڈیوڑھی پر آکر کہا کہ مین نواب کا ساڑھو ہون چوبدار نے جاکر نواب سے
عرض کی نواب نے اوسکو بلواکر بہت تعظیم اور عزت کے ساتھ بٹھایا کسی نے

پوچھا کہ یہ بغداسوں پہلے سا ڈہہوا کیونکر ہو گیا تو اوسنے کہا کہ سینےاوپر بیٹھے
ہین ایک ہمارے گہر مین اور دوسرے اسکے گہر مین اسلیے یہ ہمارا ساڈہ ہو گیا ہی
نقل ۱۰۵- ایک دن شیر لومڑی کے مارنیکو چلا لومڑی بہاگ کر خرگوش
کے گہر مین گئی خرگوش کی مان بیٹہی تہی اوسنے پوچھا کہ تو کیون آئی
لومڑی بولی اس جنگل کا بادشاہ جو شیر ہے وہ اپنے گہر کی دیوانی مجھکو
دیتا ہی سو مجہسے تو کام نہین ہو سکتا مگر تیرے بیٹے کو جو تو میرے ساتہ
بہیجے تو دیوانی دلوا دون اوسنے خرگوش کو باہر بہیجا شیر نے نکلتے ہی
اوسکو منہ مین رکہ لیا خرگوش کی مان کہنے لگی کہ شیر کیا کرتا ہی لومڑی
نے جواب دیا کہ حساب لیتا ہی اوسنے کہا کہ ابہی دیوانی تو لی بہی نہین حساب
کاہیکا لیتا ہی لومڑی نے کہا کہ اس سرکار کا یہی دستور ہی نقل ۱۰۶-
جہانگیر بادشاہ کے عمل مین ایک پٹہان کے گہر لڑکا ہوا اوسنے ایک گائی کی
بچہڑے کو ذبح کرکے خوشی کی گائی لوچہا کر کہنٹے کی ڈور ہلائی بادشاہ نے پوچہا
ہی اور گائی کے ساتہ آدمی کیا کہ جسنے اسپر ظلم کیا ہو اوسکی خبر لاؤ
گائی چلے تو مالک کے گہر گئی مالک نے کہا مینے اسکو اوسکو تو کچہ دکہ نہین دیا
مگر اسکے بچہ کو ایک پٹہان کے ہاتہ فروخت کیا ہی تب آدمی گائی کو
ساتہ لیکر پٹہان کے گہر گیا پٹہان بولا کہ ہمنے بہی رسم کے موافق اسکے بچہ
کو مارا پہر آدمی پٹہان کو لیکر حضور مین گیا گائی بہی ساتہ تہی بادشاہ نے

فرمایا کہ پٹھان گائی کا تقصیر وار ہے اسکے ہاتہ پانون باندہ کر گنگا کے آگے ڈالدو
خدمتگارون نے ویساہی کیا گائی نے سنگون سی اوس پٹھان کو مار ڈالا
نقل ۱۰۷۔ عالمگیر نے سب ہندون کو مسلمان کرنا چاہا اور لال بابا سے صلاح
پوچھی لال بابا نے ایک کھوٹا روپیہ کلمہ کا بھنانے کے واسطی چیلہ کو سونپا چیلہ نے
لاکر واپس دیا لال بابا بولی کہ اسپر کلمہ تو ہی چیلہ نے کہا اندر سی کھوٹا ہی کلمہ
کچھہ کام نہین آتا تب لال بابا نے کہا کہ جب یہ بہی کلمہ کے حرفون سی نہ چلا
تو آدمی بیصفائی دل کی فقط کلمہ سی کب نجات پائیگا بادشاہ نے یہ بات
سنکر ہندون کو مسلمان کرنے کا ارادہ چھوڑ دیا نقل ۱۰۸۔ اکبر بادشاہ
نے بیربل سی فرمایا کہ سری رام جی کی جگہ کاغذ اور کتابون مین ہمارا نام
لکہا کرو ایکدن بیربل نے پانی کی پیالہ مین بادشاہ کے نام کی چٹھی لکھکر
ڈالی وہ ڈوب گئی پہر نکال کر ڈالی پہر ڈوب گئی بادشاہ نے پوچھا کہ
بیربل کیا کرتی ہو بیربل نے کہا کہ پہلی سری رام چندر جی کے نام سی پانی
مین پتھر تر گئی تھی اسواسطی اونکا نام کاغذون کے سر پر لکہا جاتا ہی اب مینے
یہ دیکہا کہ بادشاہ کے نام سی بہی پانی مین چٹھی ترتی ہے یا نہین اگر
ترجاتی تو بادشاہ کا ہی نام لکہا کرتا مگر چٹھی پانی مین نہین تری بادشاہ
نے کہا کہ اچھا رام نام ہی لکہا کرو لطیفہ ۱۰۹۔ بیربل بادشاہ کے پیچھے
ہاتھی پر بیٹھی جاتے تھی ایک بڑ کا درخت دیکھکر بولی کہ کیا اچھا بڑ ہے

بادشاہ نے فرمایا جو اچھا برہے تو بیٹی بیاہ دو بیربل چپ ہو رہی آگے ایک
مقبرہ دیکھکر بادشاہ نے کہا کہ مقبرہ تو بہت خوبصورت ہی مگر سیاہی
آگئی ہے بیربل نے عرض کی پوتی دلا دیجیے خوبصورت ہو جاوے گا نقل ۱۱۰
ایک راجہ نے خدمتگار سے کہا کہ بھگوان سب کو بدلا دیتا ہے سو اگلے جنم مین
تو عورت ہوگا اور تیری عورت مرد وہ بولا یہ بات تو واجبی ہے مگر
راجون کے بڑی خرابی ہوگی جو بہت عورتین رکھتے ہین اون سے بدلا
کس طرح دیا جاویگا نقل ۱۱۱- ایک برہمن نے تیتھی کے درشن کو جاکر عرض
کی کہ مجھکو نصیحت کیجیے تیتھی نے فرمایا کہ جنگل مین جاؤ اول جو چیز ملے اوسکو
ڈھانپ دینا برہمن جنگل مین گیا پہلے پہاڑ دیکھا جب اوسکے قریب گیا تو رائی
کی مانند ہو گیا برہمن نے اوسکو کہا کہ بڑا مزا پایا پھر گندگی کا ڈھیر دیکھا
اوسکو خاک سے چھپانے لگا مگر وہ چھپا نہین پھر اشرفیون کا ڈھیر دیکھا وہ
بھی چھپایا نہین گیا برہمن نے تیتھی کے پاس جاکر سب باتین کہین تیتھی نے
کہا پہاڑ تو غصہ ہے پہلے بڑا ہے پیچھے چھوٹا ہے اوسکو کھا وہی تو بہت مزا
پاوے اور گندگی کا ڈھیر بدی ہے وہ چھپایا نہین جاتا اور اشرفیون کا
ڈھیر نیکی ہے وہ بھی چھپانے سے نہین چھپتا نقل ۱۱۲- ایک بادشاہ نے
بیربل سے پوچھا کہ سر سے گذشت جی گھونگھیون کے تارسنیتی تھی کیا مضمون ہے
تار سیسہ فرنٹی سے بیربل بولا کہ تار سے مذہب ہین جو سونے کی تلاش مین بیٹھی

ہو تو بہت متبرک سمجھا جاوے یہ گھونگر کئی بار سونے اور چاندی کی تلا میں بیٹھی ہے
اوسکے نتیجہ سی نہایت شرف ہوی اور سہری کہ رشن جی نے اپنے گلے میں ڈال لی۔

لطیفہ ۱۱۳ - بادشاہ نے بیربل سی کہا کہ باغ میں زنانہ کا بندوبست کر
سب مردون کو باہر نکالدو بیربل نے ایسا ہی کیا اور بادشاہ نے آکر کہا
کہ ایک کوئیں میں آدمی ہے وہ باہر نہیں نکلتا بادشاہ ایک بیگم کو لیکر
بیربل کے ساتھ گئے چنانچہ اب کنوئیں میں تین عکس نظر آئے تب بیربل بولا
کہ پہلے تو حضرات شہزادہ آپ ہی تھا ایک بڑہ وہ اور ایک جال زادی کو اور
ساتھ لگا لایا ہے لطیفہ ۱۱۴ - نورجہان بیگم نے جہانگیر بادشاہ سی کہا کہ
آپ کے منہ مین بری بو آتی ہے بادشاہ نے یہ بات جودہ بی بی سی کہی کہ
تم تو ہمارے منہ کی بو بری نہیں بتاتے اور نورجہان بتاتی ہے جودہ بی بی
بولی جو ایک مرد کا منہ سونگہی اوسکو دوسری بو کی تمیز نہیں ہوتی۔

لطیفہ ۱۱۵ - جہانگیر بادشاہ نورجہان کے ساتھ چوسر کھیلتے تھے
اوسمین پو بارہ حسب المطلب آئی بادشاہ نے چوسر کھیلنے سے ہاتھ اوٹھالیا
اور کہا کہ آج تو بادشاہ نے حکم مانا اگر آگے کو نہیں مانے تو حکم کی سستی
ہووے نقل ۱۱۶ - نورجہان کا بھائی لاہور کا صوبہ دار تھا اوسکے
خدمتگار نے ایک شہر کی عورت کو دیکھا اوسکو بلوایا عورت نے آنا
قبول نہ کیا اوسنے دایہ کی معرفت اوسکی خطا بحال معلوم کی اور اوسپر

جھوٹا دعوا کیا صوبہ دار نے انصاف کرکے عورت کو جھوٹی کر دیا اوسکا
خاوند جہانگیر کے حضور مین فریادی آیا بادشاہ لاہور مین گئے اور عورت کو
تنہائی مین بلوا کر دیکھی تو ہوبہو نظر آئی اوسی پوچھا کہ تجھکو نہلانی کو
کون عورت آتی ہے اوسنے دایہ کا نام بتایا بادشاہ کی سمجھ مین آگئی کہ
دایہ نے اسکے سب نشان بتا دیے ہین تب بادشاہ نے خدمتگار سے پوچھا
کہ تو نے جو دو تین بار سے ملی سے اوسکے سب نشان بتا دیے تو اپنی عورت
کے بھی تمام نشان بتا دے وہ تو تیری پاس بہت برسون سے رہتی ہے
خدمتگار نے اوسکے علامات ٹھیک نہ بتائی بادشاہ نے اوسکو جھوٹا سمجھ کر
مع صوبہ دار کے جان سے مروا ڈالا نور جہان بیگم بہت غصہ ہوئی تو
بادشاہ نے فرمایا کہ ہمنی تیری محبت مین جان بیچی ہے ایمان نہین بیچا۔
نقل ۱۱۶- جہانگیر بادشاہ جمنا کی اوپر جھروکہ مین بیٹھے تھے کہ پانی مین
ایک مقفل گھڑا نظر آیا بادشاہ نے اوسکو منگا کر کھولا تو ایک عورت کے ہاتھ
پانون نکلے تب کمہار اور خریدار کو تلاش کرکے خونی کو پیدا کیا اور جان سے
مار ڈالا نقل ۱۱۷- نور جہان باغ مین پھرتے تھے وہان ایک باغبان
سوتا ہوا نظر آیا اوسکو گولی سے مار ڈالا اوسکی عورت فریادی آئی
بادشاہ نے اوسکے ہاتھ مین بندوق دی اور کہا کہ نور جہان نے تیرے
خاوند کو مارا ہے اب مین نور جہان کا خاوند ہون تو مجھکو مار ڈال یہ سنکر

عورت نے عرض کی کہ مینے اپنا انصاف پالیا نقل ۱۱۸ - جہانگیر بادشاہ کے وقت مین ایران کا ایلچی آیا اوسکو جہانگیر نے اپنی سب فوج دکھائی اوسنے راجپوتون کی فوج کو دیکھکر بڑی تعریف کی بادشاہ نے کہا یہ احمقون کی فوج ہے انکی آپسمین بڑی دشمنی رہتی ہے اگر اتفاق ہوتا تو ہم کا ہیکو بادشاہی کرتے نقل ۱۱۹ - ایک ایتیت سدہ جو گنگا منہ مین لیے ہوی اسمان مین جاتی تہی خان خانان کے باغ مین اوترکر سو رہے وہ گولی منہ سے گر پڑی اور خان خانان کو ملی مگر خان خانان نے اونکو پہی دیدی پہروہ گجرات مین گئی اور اپنے گرو سے سارا حال بیان کیا گرو نے ایک چیلہ کو دہلی مین بہیجا اور اسکو پکا کر سیسے خان خانان کے واسطے بہیجا جسکی ایک بوند سے لاکہ من تانبہ سونا ہوجاے خان خانان اوس چیلہ کو لیکر دریا کے سیر کو گئے اور وہ سیسے جمنا مین ڈالدی اور کہا کہ مجہے تو ایسا رستہ بتاو کہ جسسے دنیا سے چہوٹ جاوُن اور دولت تو پہلے ہی بہت ہی نقل ۱۲۰ کسی نے خان خانان کی پالکی مین لوہے کی پنسیری ڈالی خان خانان نے اوسکو پانسیر سونا دلا کر رخصت کیا کسی نے پوچہا کہ اسنے تو گردن مارنیکا کام کیا تہا پہر آپنے پانسیر سونا کیون دیا خان خانان نے جواب دیا کہ اسنے ہمکو پارس سمجہ کر لوہے کی پنسیری پالکی مین ڈالی تہی لطیفہ ۱۲۱ - عالمگیر بچاپس برس کا ہوکر تخت پر بیٹہا تہا ایکدن گہوڑی

کی سواری کہین ہوی کہین جاتا تھا ایک بہٹیاری اوسکو دیکہکر بولی کہ دلی کا
بوڑہا خاوند پایا بادشاہ نے یہ سنکر گہوڑی کو دوڑایا بہٹیاری بولی کہ
بوڑہا بہی ہے اور مسخرہ بہی ہے **نقل ۱۲۲** - نواب خان عالم کو شاہ جہان
بادشاہ نے ایران بہیجا اور چلتی وقت فرمایا کہ تم کوئی ایسی حکمت کرنا
کہ ایران کا بادشاہ ہمارے خریطہ کی تعظیم دے اور بعد پیشوائی کے سلام
کرکے سر پر چڑہالے خان عالم بولا کہ ایسا ہی ہوگا غرض جب وہ ایران مین
پہونچا اور وہان کے بادشاہ نے ملازمت کے لیے بلوایا تو کہلا بہیجا کہ ہمارے
بادشاہ نے آپکے واسطی قران بہیجا ہے اوسکو حضور نذر کرونگا مگر پیشوائی
کرکے اور سر پر چڑہا کر لینا ہوگا بادشاہ نے قبول کیا خان عالم سوار
ہوکر چلا اوسنے اپنی سب گہوڑون کے پاؤن مین سونے کی ڈہیلی نعل
بند ہوا دی تہی وہ راہ مین کہل کہل کر گرتے گئے اور شہر کے لوگ لیتے گئے
اسمین بڑا نام ہوا پہر حضور مین پہونچا وہ خریطہ قران مین رکہدیا تہا
ایران کا بادشاہ سامنے آیا اور قران کو سر پر چڑہا لیا خان عالم وہان
تک سوار گیا تہا بادشاہ سے بولا کہ اسمین خریطہ بہی ہے تب بادشاہ نے
پوچہا کہ ہند کے بادشاہ کا رتبہ زیادہ ہے یا ہمارا خان عالم نے عرض کیا
کہ ہند کا بادشاہ پہلی رات کا چاند ہے اور آپ پورنماشی کے چاند ہو
وہ بادشاہ خوش ہوا پہر پوچہا کہ ہندمین کیسا میوہ ہوتا ہے عرض کی

کہ وہان میوہ کے درخت اتنی ہوتی ہین کہ راہ مین جانی والون کو دامن پکڑ پکڑ کر میوہ کہلاتی ہین پہر خان عالم سی شطرنج کہیلنے ہنوز وہ بازی تمام نہین ہوئی تہی کہ خان عالم کو ڈیرہ کی رخصت دی پہر بادشاہ نی چال نکال کر خان عالم کو بلوایا خان عالمنے عرض کی کہ جو آپ گہوڑی کو گھا کر پیادہ کا مات کیا چاہتی ہین وہ کبہی نہوگا تب بادشاہ نے شطرنج اوٹہا دی نقل ۱۴۳ ۔ ایک بادشاہ نی فقیر کی زیارت کو جاکر اشرفی نذر کی فقیر بولا کہ اسمین بدبو آتی ہی بادشاہ نے کہا کہ اسمین تو بدبو نہین ہے تب فقیر بادشاہ کو چمارون کے محلہ مین لیگیا وہان بدبو آئی بادشاہ نی ناک پر رومال رکہ لیا اور کہا کہ بری بدبو آتی ہے چمار بولے کہ ہمکو تو بدبو نہین آتی فقیرنے بادشاہ سی کہا کہ ایسی ہی تمہارا دل دولت مین مل رہا ہی اسواسطی تمکو بری نہین لگتی اور ہم لوگ اوس سی جدا رہتی ہین اسلیے اوس سی ہمکو بو آتی ہی نقل ۱۴۴ ۔ ایک آدمی نے کئی برسون کے بعد لاہور مین آکر اپنے گہر روٹی کہائی اور مر گیا اوسکے خاندان کی آدمی اوسکی عورت کو الزام لگانی لگے ذکریا خان وہان کا صوبہ دار تہا اوسنے عورت کو نیک ذات دیکہکر پوچہا کہ اسنے رات کو کیا کہایا تہا عورت بولی کہ روٹی اوپر رکہی ہوئی تہی وہ کہائی نوابنے وہان تلاش کیا تو روٹی پر چیونٹیان جمع تہین اور چیونٹیون کی سوراخ کو دیکہا تو وہان

سانپ مرا ہوا پڑا تہا اوسکے زہر کا چہینٹا ٹیون کے ذریعی سی روٹیون مین آ گیا تہا یہ انصاف سب لوگون نے پسند کیا نقل ۳۵ ۱ - ایک مہاجن گہی بیچتا تہا اوسنے جب بچہونا اوٹہایا تو ایک روپیہ زمین پر گر پڑا اوسی ایک سپاہی نے اوٹہا لیا وہ دونون جہگڑتے جہگڑتے شیدی فولاد خان کے پاس گئی شیدی نے سپاہی سی پوچہا کہ تو یہ روپیہ کہان سی لایا اوسنے کہا کہ بادشاہی خزانہ سی لایا ہون اور مہاجن بولا کہ یہ روپیہ تین دن ایک میرے بچہونے کے تلے رہا ہی شیدی نے گرم پانی منگا کر اوس روپیہ کو ڈالا تو پانی مین گہی کی چکنائی ظاہر ہوئی تب وہ روپیہ مہاجن کو دلا دیا نقل ۳۶ ۱ - ایک برہمن باولی کے کنارہ پر تہیلی رکہکر نہاتا تہا ایک چور آ کر اوس تہیلی کو لیگیا برہمن نے تہیلی نہ دیکہکر شور مچایا تب شیدی فولاد خان آیا اور ایک پتہر کو کوڑا مارا اور پہر اوس پتہر سی کان لگا کر بولا کہ یہ پتہر یون کہتا ہے کہ جسکی پگڑی پر تنکا ہے وہی چور ہے چور نے ڈر کر پگڑی پر ہاتہ لگایا شیدی نے اوسکو قید کر کے تہیلی کی نشان لی نقل ۳۷ ۱ - ایک بادشاہ نے خواب مین دیکہا کہ سارے دانت گر پڑی اوسکے تعبیر نجومیوں و معبرون سی پوچہی مگر ایک جوان خدمتگار نے عرض کی کہ آپکے سب بیٹے پوتے مع قبائل کے مر جاینگی بادشاہ اوس سی ناراض ہو گیا پہر ایک بوڑہے نے عرض کی کہ اس خواب کی

تعبیر اور ہی ہی یعنی آپکی عمر سب خاندان سی بڑی ہوگی بادشاہ نے فرمایا
کہ تو نی ہی وہی بات عرض کی مگر تیرا طرز بیان اچہا رہا۔ نقل ۱۲۸۔
ایک بادشاہ کی انگوٹہی سوکہی کنوئین مین گرپڑی اوسنے وزیر سی فرمایا
کہ ایسی تدبیر ہو کہ نہ تو کوئی کنوئین مین اوترے اور نہ قلابہ لگائین اور
وہ انگوٹہی باہر آجاوے وزیر نے کنوئین پر آکریہ تدبیر کی کہ اوس انگوٹہی
پر گوبر ڈالدیا وہ دو تین روز مین سوکہ گیا تب کنوئین مین پانی بہروادیا
وہ گوبر انگوٹہی کو لیکر اوپر تیر آیا۔ نقل ۱۲۹۔ ایک بادشاہ نے وزیر
سے پوچہا کہ دودہ کسکا اچہا اور پتہ کسکا اچہا اور پہول کسکا اچہا
ہوتا ہی اور راجہ کون اچہا ہے وزیر نے عرض کی کہ دودہ مان کا
اچہا ہی جس سی سب کی زندگی ہوئی ہے پتہ پان کا اچہا ہے جسکو دیکہے
جاکر جان تک دیدیتا ہی پہول کپاس کا اچہا ہی جس سی تمام جہان کی
پردہ پوشی ہوتی ہی اور راجہ اندر اچہا ہے جو تمام دنیا کو پانی برساکر
پرورش کرتا ہی نقل ۱۳۰۔ تین آدمیون نے ایک ہی قسم کی تقصیر کی
بادشاہ نے ایک کو بلواکر کہا کہ تمسی بہلے آدمی بجز یہ کام کرنا لائق نہ تہا
اور دوسرے کو بلواکر گالی دی تیسری کو کالا منہ اور گدہے پہ سوار کرکے
شہر کے چارون طرف پہرایا کسی نے عرض کی کہ عالم پناہ ایک تقصیر کی
سزا جدا جدا کیون دی بادشاہ نے فرمایا کہ تینون کی خبر لاؤ کہ وہ کیا

کرتے ہین سو خبر آئی کہ جسکو نصیحت کی تہی زہر کہا کر مر گیا اور دوسرا جسکو گالی
دی تہی گہر بار چہوڑ کر چلا گیا اور تیسرا پوشاک بدل کر اور شراب پیکر
نشہ ہون مین تہ اکہیلتا ہی **نقل ۱۳۱** - ایک آدمی کی دو عورتین حاملہ
تہین ایک رات مین ایکے بیٹا اور دوسری کی بیٹی ہوئی بیٹی کی مان نے
دایہ کی معرفت اپنی بیٹی اوسکے بیٹے سے بدل لی تب دونون مین جہگڑا
کہڑا ہوا اور وزیر کے پاس فریادی گئین وزیر نے اونکو کئی طرح سے
سمجہایا مگر سمجہی نہین تو کہا دونون سچی ہین اس لڑکے کو دو
ٹکڑے کر ڈالو اور آدہا آدہا بانٹ لو اس بات پر جہوٹی عورت تو راضی
ہو گئی مگر سچی نے کہا کہ لڑکے کے دو ٹکڑے مت کرو اسی کو دیدین بلکہ
ہمین جیا کرونگی وزیر نے اوسکو سچی جانکر وہ بیٹا اوسی کو دلا دیا -
نقل ۱۳۲ - ایک مسافر نے کسیکے پاس امانت رکہکر پہیر مانگی تو وہ انکار
کر گیا وہ دونون جہگڑتے ہوئے بادشاہ کے پاس گئے بادشاہ نے
دو بڑے درخت جو شہر کے باہر دور دور تہے بولے کر اوکے اونمین دو آدمی
بٹہا دیے اور دونون فریادیون سے فرمایا کہ جدا جدا درخت کے پاس
جاکر اور سوگند کہا کر اندہیری رات مین اونکے پتے لے آؤ جو جہوٹا ہوگا
اوسکو تین دن مین سزا معلوم ہو جایگی اونمین سے جہوٹا آدمی
تو بغیر سوگند کہائے پتے لایا اور سچا سوگند کہا کر اون آدمیون نے

یہ خبر جن پہونچا لیکن بادشاہ نے سوگند کہانے والی کو سچا جانکر امانت لوادی

نقل ۱۲۳۳۔ دو آدمی بادشاہ کے حضور مین فریادی گئے اور بکار ایمان بچھڑا کہ بادشاہ نے ایک درخت پر پتنگ بلوا کر دونون فریادیون سے کہا کہ جدا جدا جاکر رات مین لعل گیر ہو کر اوسکے پتے لے آو جہوٹا تو بغیر غلطی کے درخت سے پتے لایا اور سچا اوس سے ملکر جو کہ اوسکے بدن مین ہنگ کی باس آتی تہی اسی سے بادشاہ نے اوسکو سچا کیا نقل ۱۲۳۴۔ ایک سپاہی کا مرگیا اوسکا قرض بہت لوگون پر آتا تہا اوسکی عورت نے کسی آدمی سے کہا کہ تم میرا قرض تحصیل کرلو جو تمہاری جی مین آوے وہ مجھکو دیدینا اوسنے وہ قرضہ تحصیل کرکے نو حصہ تو اپنے رکہے اور دسوان حصہ عورت کو دیا وہ عورت بادشاہ کی حضور مین فریادی آئی بادشاہ نے اوسکو بلوا کر سب پیسہ منگوا لیے اور انکو دو ڈہیر کیے ایک نو حصہ کا اور ایک ایک حصہ کا اور اوس مرد سے فرمایا کہ جو تیری دل مین آوے وہ ڈہیر اوٹہا اوسنے نو حصہ کا ڈہیر اوٹہا لیا اور کہا کہ میرے دل مین تو یہ آیا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ یہ ڈہیری عورت کو دیدو کیونکہ اسنے اقرار کیا تہا کہ جو تیرے دل مین آویگا وہی عورت کو دونگا سو اب اسکے دل مین یہی آئی لاجواب ہو گیا اور وہ نو حصہ عورت کو دیدیے نقل ۱۲۳۵۔ نواب نے دوسری شادی کی تہی ایکدن مذیہ سے فرمایا کہ پرانی

اجناس سب صدہ اودن کو تنخواہ مین دیدو کہ پہر کسی کی شکایت نرہی
یہ سنکر ایک سپاہی نے نواب کو عرض دی کہ میرے حق مین پرانی جنس
بہاری ہے لو اور بھیجو نواب نے قائل ہو کر اوسکا حق نقد دلوادیا لطیفہ ۱۳۶
ایک کنگال سی دیوتہ نے کہا جو تو مانگیگا مین تجہکو دیدونگا وہ بولا میرا
ہمسایہ دولتمند ہے وہ مجہسا مفلس ہوجاوی دیوتہ نے جواب دیا کہ اوسکا
نصیب ہے اور آدمی زیادہ بیلے جو تجہکو نفع نقصان ہوگا اوس سی دونا
تیرے ہمسایہ کو ہوگا تب مفلس نے ایک آنکہ اپنی پہوڑ ڈالی تاکہ ہمسایہ
کی دونون آنکہین پہوٹ گئین نقل ۱۳۷ جب اکبر بادشاہ نے
چتوڑ کا محاصرہ کیا تہا تو ایک برج کے لوگون نے اوس سی ملکر اقرار کیا تہا کہ جو
آپ کی فوج رات کو ادہر ہوکر قلعہ مین آویگی تو ہم نہین آئین گے بادشاہ بہت
خوش ہوا کہ اوسی وقت اوسکا وکیل دربار مین آیا اور بادشاہ کو خوش دیکہکر
سمجہا کہ قلعہ کے لوگ مل گئی ہین اسلیے بادشاہ خوش ہے اوسنے قلعہ مین آکر
سب سپاہیون کی بدلی کرادی یعنی ایک پہرہ کی جگہ دوسرا پہرہ قائم کیا رات کو بادشاہ نے
اپنی فوج جمع کرکے اون لوگون کے بہروسہ پر قلعہ مین بہیجی اوس برج
مین اور لوگ آگئی تہی ارہون سنے نہ مانا بلکہ بادشاہی فوج بہت ماری گئی
بادشاہ نے اسمین وکیل کی تدبیر سمجہکر اوسکو سیستا دی نقل ۱۳۸ ایک
مفلس آدمی اپنی جو سر اور سبزی بیت کہین جاتا تہا اوسکو جہاد یوسی اور

پاربتی ملی پاربتی نے مہادیو سے کہا کہ ان پر مہربانی کرنا چاہیے مہادیو فرمانے لگے
کہ یہ کم نصیب ہین انکو میری مہربانی سے فائدہ نہوگا پاربتی جی نے اصرار
کیا تب مہادیو جی نے اون سے فرمایا کہ ایک ایک چیز تم سب مانگو جو بہی
ملجائیگی عورت نے حسن مانگا اوسی وقت نہایت خوبصورت ہوگئی اوسکے
ایک خصم نے اوسکو ہاتہی پر چڑہا کرکے چلا مرد نے مہادیو جی سے عرض کی کہ اس عورت کی صورت سور کی سی ہوجاے
اوسی وقت ہوگئی اوسنے نفرت کرکے اوسکو ہاتہی سے اوتار دیا تب بیٹے نے یہ مانگا کہ میری مان
جیسی پہلے تہی ویسی ہوجاے پس ویسی کی ویسی ہوگئی نقل ۱۳۹- ایک بخیل نے اندہے سے پوچہا کہ
خدا نے جو تیری آنکہین چہین لین اوسکے بدلے کچہ اور بہی دیا ہے اندہے نے جواب دیا کہ
مین شجہ سے بخیل کی صورت نہین دیکہتا اوس سے زیادہ اور کیا دیگا نقل ۱۴۰- ایک شخص نے نوکر
رکہا اوس سے یہ کہے کہ رات دن حاضر رہو اور تنخواہ مت مانگو اور نہ رخصت
کہین جاؤ ایک شخص نے یہ سب باتین قبول کرکے نوکر رہا ایک دن وہ رخصت
لیکر دریا کی سیر کو گیا تہا جب واپس آیا تو کہنے لگا کہ صاحب مینے ایک عجب
تماشا کا بنگلا دیکہا کہ جسکے پر کاغذ کے اور مچہلی مصری کی تہی اسلیے دریا مین جاکر
مچہلی نہین پکڑ سکتا سردار نے پوچہا کہ پہر وہ کس طرح جیتا ہے نوکر نے کہا
کہ جیسے مین جیتا ہون سردار نے ہنسکر اوسکا حق دلادیا نقل ۱۴۱- بیربل
روٹی کہا کر پیٹ پر ہاتہ پہیرتے تہے ایک چوبدار نے کہا کہ کیا اچہا پیٹ ہے
بیربل بولے دیکہیو تم پہر کہا چوبدار نے جواب دیا کہ یہ تو ہمارا ہی ہے

نقل ۱۴۰ - علاء الدولہ جب وزیر تھا تو اوسنے ایک بوڑہی عورت کا سچا انصاف کیا تھا پھر جب فقیر ہوکر چالیس برس تک ریاضت کی تو ایکرات خواب مین کیا دیکھتا ہی کہ خدا عدالت مین بیٹہ کر سب لوگون کی عذاب و ثواب کی تحقیقات کر رہا ہے اسمین حکم ہوا کہ علاء الدولہ کے چالیس برس کی ریاضت کا ثواب تو ایک پلہ مین اور بوڑہی عورت کے انصاف کا ثواب ایک پلہ مین رکہکر تو لو جب تو لا گیا تو انصاف کا پلہ بھاری تھا یہ دیکھکر علاء الدولہ کی آنکھین کھل گئین اور بیدار ہوکر افسوس کرنے لگا کہ اگر مین یہ بات پہلی سی جانتا دنیا کو چھوڑکر فقیر ہرگز نہوتا فقیری مین تو اپنا ہی بھلا ہوتا ہی اور دنیاداری مین بہت لوگون کا بھلا ہوسکتا ہی نقل ۱۴۱ - راجہ بجی نند والی قنوج کے کوئی اولاد نتھی ایکدن وہ جنگل مین کسی درخت کے تلے ایک صاحب تمیز لڑکی کو دیکھکر لے ایا اور منج نام رکھکر بیٹے کی طرح پالا بعد اوسکے راجہ کے یہان بیٹا پیدا ہوا جسکا نام بھوج رکھا وہ تھوڑے عرصہ مین بہت بہادر اور ہنرمند ہو گیا جب راجہ مرنے لگا تو سب سے کہ گیا کہ میرا راج منج کو دینا اونہون نے منج کو تخت پر بٹھایا منج نے سوچا کہ جو بھوج زندہ رہا تو میرا راج نہ رہیگا اسلیے بھوج کو مارنا چاہیے پس دیوان کو بلواکر فرمایا کہ بھوج کو جنگل مین لیجاکر قتل کرڈالو دیوان بھوج کو لیجاکر کہین چھپا آیا اور منج سے عرض کی کہ بھوج کو مارڈالا ہے منج نے پوچھا کہ مرتے وقت اوسنے کچھ کہا تھا دیوان بولا کچھ کہا تو نہین مگر

بڑ کے پتہ پر یہ اشلوک لکہدیا ہے۔

सांधा तास महीपतिः कृतयुगालंकारभूतो गतःसेतु
येनं महोदधौ निरचितः क्वासै दशास्यांतकृत अन्येाय
चापि युधिष्ठिरप्रभृत यो याता दुवान्भूपति नै के ना
पिसमंगता बसुमति मुंज स्त्व यायास्यति॥ १॥

اے منج راجہ اندہاتا جوست جگ کا زیور تہا اور دوسری رام جی کہ جنہوں نے سمندر کے اوپر پل باندہا اور راون کی مانند قوی دشمن کو مارا اب کہاں ہیں اور جد ہشتر سے لیکر تیرے راجہ ہونے تک بہت راجہ ہو گئے مگر یہ زمین کسی کے ساتہ نہ گئی لیکن تیرے ساتہ تو مقرر جاویگی منج اس اشلوک کو پڑہ کر بہت رویا تب دیوان نے عرض کی کہ بہوج زندہ ہے منج نے اوسکو بلوا کر تخت پر بٹہایا اور آپ اوسکی تابعداری کرتا رہا

نقل ۴۴ ا۔ باجی راو پیشوا نے رانا جی کو کاغذ میں یہ اشلوک لکہا۔

योऽलंकारजुंत्वयस्तनेदि शिशिरे जलदारत्वं प्रारराये गिरोसा
सर्वजाज्ञाश्रमजाजगमर विंदपि नांजन्नभूमिस्त्यसे वगांभीर्य
त्वंचना दकूलत्व यिस लिल नि भेः किंच विज्ञाय मः सुर्वोपार्य
नमैवा वरूणिा सुमि कृ या हृ यृ यः कांत
मि त्रा॥ २॥

ترجمہ اے دریا تو ایسا ہی کہ تمام بادل تیرا پانی لیکر ہر طرف چلاتے پہرتے ہین اور
جو پہار کہ راجہ اندر سی ڈرے ہوے ہین اونکو بہی تو ہی امن دینے والا ہی
اور بہشت مین جو درخت ہین اونکی نشو و نما کا باعث بہی تو ہی ہے اور
تیرا اسرار الہرین تجہ ہی مین ہے لیکن ہم تجہے ہوشیار کرتے ہین کہ تو سیل
اگست منی کے خاندان والون کی مہربانی سے آبرو مند رہو رانا جی نے
اوسکے جواب مین اشلوک لکہا

हंत व्या फिँज ह्रा तंय: पीरं मवे ब्रोत द्रू च: पालनात पीन:
कुम्भ स सुद्रू वेन सु निवा फिंजा तिमे तो वृता: म व्यी ह्रायी
लंव्वते विधि व सात् य स्मिदू ह्र तो वारि धि: त्रै लो क्यंस
चराचरं मसति य: क स्त द्रु कं भो द्रू व: १

ترجمہ شاستر کا حکم ہی کہ اگر برہمن کسی پر غصہ کرے تو اوسکے ساتہ رعایت
کرنا چاہیے بر طبق اسکے سمندر نے اگست کیشر کی بے ادبی کی کچہ پرواہ
نہ کرکے یہانتک خاطر کی کہ جو اوسکے اسقدر نرم ہو گیا ورنہ جب اپنی
حد چہوڑتی تو تینون عالم کے انسان و حیوان اوسمین ڈوب کر مر جائین
پہر اگست رشی کی کیا حقیقت ہی جو ایک گہڑے سے پیدا ہوا نقل ہے
ایک پنڈت گوکل مین گیا تہا وہان کسی نے اوسکی تعظیم نہ کی تو وہ یہ اشلوک
پڑہ کر وہانسے چلا آیا

स्या नाद्नु त्यानम वंद नंच सं प्र दम स प्र स्य यवा

गा भाव: ग्रन्यो न्य नालों क य ते स्तु त्वा नि श्री गो कुले

गोकुल री तिरेव ९

ترجمہ جان لیا کہ گوکل اسم بامسمی ہے تو یہان کوئی کسی کو تعظیم دیتا ہے اور نہ کوئی کسی کا حال پوچھتا ہے جیسی گامی گائی کو دیکھکر نہ تو اوسکی تعظیم دیتی ہے اور نہ کچھ احوال پوچھتی ہے کہ تو کون ہے اور کہان سے آئی

نقل ۱۴۶ - ایک پنڈت کالی داس سی بحث کرنے کے واسطے آیا اور شہر سے باہر اوترا کالی داس لکڑہارا کا بھیس کرکے اوسکے امتحان کے لیے وہان گئے صبح ہوتی ہی اوس پنڈت نے کو اون کو دیکھکر یہ آدھا شلوک بنایا

वयं का का व यं का का ह्रु ति जंल्यं ति वायसा

مجکو بھی کہتے ہین کہ ہم کوی ہین اور بعدہ اوسنی بہت تفکر کیا مگر وہ شلوک پورا نہو اتب کالیداس نے یہ کہا

तिमिरां रित मोहं तिसं कातं कीत मा न सः ॥

ترجمہ جسکے باعث جو سورج رات کے اندہیری کو مارتا ہوا آتا ہی اسلیے کوے چلاتے ہین کہ ہم کوی ہین ہم کوی ہین تاکہ ہمکو رات کا اندہیرا سمجھ کر نہ مارنے لگے پنڈت نے اوس سی پوچھا کہ تو کون ہے کالی داس نے جواب دیا کہ مین پنڈت کالی داس کا لکڑہارا ہون یہ سنکر وہ پنڈت بغیر بحث کیے چلا گیا نقل ۱۴۷

راجہ جدہشتر نے سری کرشن جی مہاراج سی پوچھا کہ جو بڑہی ہی بڑہی وہ کیا اور جو گھٹی ہی گھٹی وہ کیا اور جو نہ گھٹی اور نہ بڑہے وہ کیا اور جو گھٹی بڑہی اور

بڑھے ہی ہی وہ کیا ہے سری کرشن جی نے فرمایا کہ جو بڑھے ہی ہی بڑھے ہے وہ حرص
اور جو گھٹے ہی گھٹے وہ عمر ہے اور جو نہ گھٹے اور نہ بڑھے ہے وہ نصیب ہے
اور جو گھٹے ہی اور بڑھے ہی وہ دل کا حوصلہ ہے - نقل ۱۴۸
بیربل پوجا کرتے مین فارسی الفاظ زبان سی نہ نکالتا تھا اسواسطے بادشاہ
نے ایک پرچہ مین یہ مصرعہ نیمی درون نیمی برون لکھکر خدمتگار کو دیا
اور کہا کہ اسکا جواب ابہی لکھوالا بیربل نے اوسی وقت اوسپر ساڑہی تین مصرع
اور لکھکر اشلوک پورا کردیا وہ اشلوک یہ ہی

धरामरेंद्रं पाणिषु प्रदातु मोहसे धरां यदित्वमादरात्
दाप्रदेहितस्फल प्रदां पयस्विनी स्वलंकृतां स्वयं सुमुक्ति
मुक्तिदां यदन्तदा भवेताशिशुः निमेदरू निमेवरू

ترجمہ اے بادشاہ تو جو ساری زمین برہمنون کو دان مین دیا چاہتا ہے تو وہ
مت دے اور ایک ایسی گائے اونکو دے کہ جو حاملہ ہو اور وہ گائی اوسوقت
دے کہ جب اوسکا بچہ پیدا ہوتا ہو اور وہ بچہ آدہا بہیتر اور آدہا باہر ہو
نقل ۱۴۹ - مہاراجہ سوای جی سنگہ اور مہاراجہ ابہی سنگہ اور رانا جی
تینون ایک جگہ ملی اور راناجی کے سنگ ڈیرہ کرائی خفیہ نویس نے بادشاہ کو
عرضی لکھی کہ مہاراجہ ابہی سنگہ نے باغی ہو کر سنگ ڈیرہ کہڑا کیا ہے
بادشاہ نے مہاراجہ ابہی سنگہ کے وکیلون کو بلواکر اور وہ حقیقت بیان

بیان کرکے اون پر اعتراض کیا وکیلون نے عرض کی کہ جہان پناہ یہ تینون
سردار بادشاہی بند وبست کی تدبیر کے لیے جمع ہوے تھے جو کہ بغیر ملنے دس
پانچ دفعہ کی مصلحت پختہ نہین ہوتی اور آپسمین ایک بار ڈیرہ جاکر دوسرے کا
جایا نہین جاتا اسلیے بادشاہی سنج دیوانخانہ کھڑا کرکے انھون نے
ملاقات کی اب جیسا کچھ حکم ہو وہی عمل مین آوے بادشاہ یہ سنکر راضی ہوگئے
اور وکیلون کو خلعت بخشی اور مہاراجہ ابہی سنگہ کو شاباشی اور خوشنودی
خاطر کا فرمان بھیجا نقل ۔ ۱۵۱ ۔ ایک مہاجن کا قرض ایک مغل کے ادپر
آتا تھا اور وہ مغل اوسکو نہ دیتا تھا ایکدن مہاجن نے اوس سے بہت
تقاضا کیا اوسنے کہا کہ اس جنم مین میرے پاس دینے کو نہین مگر اگلی جنم
مین جو ہوسکا تو دونگا مہاجن نے عالمگیر بادشاہ کے حضور مین پہونچکر سب
حقیقت ظاہر کی بادشاہ نے کہا کیا مضائقہ ہے اگلی ہی جنم مین لیجیو
مہاجن نے عرض کی کہ قبلہ عالم قران مین تو یون لکھا ہے کہ سب ہندو
دوزخ مین اور سب مسلمان بہشت مین جائینگے تو مین تو دوزخ مین جاؤنگا
اور مغل بہشت مین اس صورت مین میرا اور مغل کا تو ملنا نہوگا مگر حضرت
اور مغل البتہ بہشت مین ملینگے لیکن میرا قرض خزانہ سے دلوا دیجیے اور وہان
اوس سے لے لیجیے بادشاہ نے خوش ہوکر اپنے خزانہ سے اوسکا روپیہ دلوا دیا
فصل ۱۵۱ ۔ راجہ حیات سخاوت اور خیرات کے زور سے بہشت مین جاکر

عیش کرتے تہے جب ونکا ثواب پورا ہوچکا تو حکم ہوا کہ انکو عالم فانی مین
لیجاؤ راجہ نے کہا میری یہ عرض ہے کہ وہان نیکون کی صحبت مین پہونچون
یہ سنکر اندر اور برہسپت مسکرائے پہر راجہ کو بوان مین بٹہاکر عالم فانی مین
ڈالا ایک جگہ چار رکہیشر بیٹہے ہوے باتین کر رہے تہے راجہ کا بوان وہان
جا لگا اور ان رکہیشر نے کہا تو کون ہے راجہ نے اوداس ہو کر کہا کہ حیات
ہون رکہیشرون نے فرمایا کہ اوداس مت ہو ہم تجہکو اپنی ریاضت کا
تہوڑا سا ثواب دیتی ہین جسسے تم پہر بہشت کو جاؤ راجہ نے کہا کہ چہتری
کو کسی کا دیا ہوا لینا واجب نہین ہے رکہیشرون نے فرمایا کہ اچہا مفت
نہ لو اور ایک گہاس کا تنکا مول مین دیجاؤ راجہ بولا کہ بہشت کچہہ بہی
چیز نہین جو ایک تنکے مین ملتی ہے اسی اثنا مین ایک کہیشر کیلیے بہشت سے بوان
آیا رکہیشر نے کہا کہ راجہ کو لیجاؤ بوان والے راجہ کو سوار کرکے بہشت مین
لیگئے تب وہ رکہیشر آپسمین کہنے لگے کہ راجہ نے پہلے جو ثواب حاصل کیا تہا
وہ تو تمام ہوچکا اور اب کچہہ بہی ثواب نہین کیا اور بہشت کو چلاگیا یہ سنکر
چوتہا رکہیشر بولا کہ اسنے وہان سے آتے وقت صحبت نیک کی درخواست
کی تہی اور اندر و برہسپت یہ بات سنکر مسکرائے تہے سو یہ آدمی ست سنگ کی
برکت سے بہشت کو گیا نقل ۲۱۵ - ہمایون بادشاہ شیر شاہ سے ہارکر
ہرات کو گئے اور وہان سے ایران کے بادشاہ کے پاس ایلچی بہیجا شاہ ایران

اوسکی عقلمندی کی آزمایش کو سب امیرون مین بیٹھ گیا اور بادشاہی بات
نشان تخت و چتر کے کچھ پاس نہ رکھا اور وکیل کو بلوایا وکیل نے اس آنا سے
کہ جسکی طرف سب کی نظر ہے انھین وہی بادشاہ ہے بادشاہ کو پہچان کر
سلام کیا اور نذر دی بادشاہ نے خوش ہو کر پوچھا کہ تم سے عقلمند آدمیان
کے ہوتے ہوے ہندوستان کی سلطنت کس طرح جاتی رہی وکیل نے عرض
کی کہ چھوٹے آدمی کو بڑا کام سونپا اوس سے سرانجام نہو سکا اور بڑے
آدمی کو چھوٹا کام دیا اوسنے دل سے سنبھال کر نہین کیا اس سے بادشاہی جاتی
ہو گئی نقل ۱۵۳- ایک مہاجن کے پڑوس مین کمہار کا گھر تھا اوسکے گدہے
کے لتوں سے مہاجن کو بہت تکلیف ہوتی تھی ایک دن مہاجن نے گدہے کی موت
چاہی قضا الہی سے اوسی کا بیل مر گیا تب مہاجن بولا کہ ای خدا تجھکو خدائی
کرتے ہوے اتنی برس ہو گئے مگر گدہے اور بیل مین ابتک تمیز نہین ہوئی
نقل ۱۵۴- مہاراجہ مان سنگھ کو اکبر بادشاہ نے حکم بھیجا کہ اٹک پار
اوتر جاو مہاراج نے عرضی لکھی کہ ہمارے دہرم مین اٹک پار اوترنا منع
ہے بادشاہ نے جواب لکھا کہ جب بھگوان نے باون اوتار لیکر راجہ
بل سے ساڑھے تین قدم زمین مانگی تھی اوس وقت اٹک پار کی زمین
اونکی پیمایش مین نہین آئی ہو۔ تو مت جاو اور جو آگئی ہو تو تمکو کیا
اٹک ہے۔ دوہا سبھی بھوم بھگوان کی تا مین اٹک کہا۔ جاکے من مین اٹک

کی تا ہین ایک تا ہو پس مہاراج فوراً پار اوتر گئے۔ **نقل ۱۵۵**۔ اکبر بادشاہ
کا ایک خدمتگار کالی چڑی کے نام سے چڑتا تہا بادشاہ نے کہا کہ جو کوئی
اسکے کالی چڑی کا نام لے اور یہ نہین چڑے تو اوسکو انعام دونگا بیربل نے آکر عرض
کی کہ مین باغ مین گیا تہا وہان ایک عورت کالی اور ایک گوری پانی
بہرنے کو آئین کالی کے سر سے گہڑا گرا تب گوری ہنسی اور کالی چڑی خدمتگار
یہ سنکر نہین چڑا اور چپ ہو رہا بادشاہ بیربل سے بہت خوش ہوئے۔
نقل ۱۵۶۔ جب نادرشاہ آیا تو دہلی مین مصلحت ہی ہوتی رہی
اور فوج باہر نہین نکلی یہانتک کہ نادرشاہ نے دہلی مین داخل ہو کر
قتل عام کیا **نقل ۱۵۷**۔ نواب امیر خان سبز پوشاک پہنکر دربار مین
گیا جاوید خان خواجہ سرا نے کہا کہ آپکو زنانہ رنگ سے بہت شوق ہے
امیر خان بولا مجکو تو یہی رنگ پسند ہے صندلی بادامی پسند نہین **نقل ۱۵۸**
جہانگیر بادشاہ نے کسی خدمتگار سے خوش ہو کر فرمایا کہ جو تو مانگیگا وہی
تجھکو بخشونگا خدمتگار نے عرض کی کہ آپکے کان کے موتی چاہتا ہون بادشاہ
یہ سنکر چپ ہو رہے اس بات کو کئی دن گذر گئے مگر جب وہ خدمتگار روبرو آتا تہا
تو بادشاہ منہ موڑ لیتے تہے ایک دن بادشاہ ایکا ونت کے بیٹہ ہی گردن ٹیڑہی دیکہکر
فرمانے لگے کہ یہ بانکی گردن کیون رکہتا ہے خدمتگار نے عرض کی کہ اسنے
بہی کسی کو موتی دینے کہے ہونگے بادشاہ شرمندہ ہوئے **نقل ۱۵۹**۔ بادشاہ نے

ایک کلاونت سے ناراض ہوکر کہا کہ ہمارے ملک سے باہر نکل جاؤ کلاونت
باغ مین جاکر چھپ گیا ایکدن اوسنے بادشاہ کو شکار کو جاتے ہوے دیکہلیا
تب ایک درخت پر چڑہنے لگا بادشاہ نے اوسے دیکہکر پوچھا کہ درخت پر
کیون چڑہتا ہے اوسنے عرض کی کہ میرا کرتب تو چھوٹا اور حضور کا ملک
بڑا ہے سو نکلا نہین جاتا اور آپ مجھکو رکھتے نہین اسلیے مین آسمان کے
راستہ ہوکر نکلا جاتا ہون بادشاہ نے خوش ہوکر اوسکو پھر رکھ لیا۔

نقل ۶۱- عالمگیر بادشاہ نے ایران کے بادشاہ کو چار چیزین
بہیجین ایک ناگر بیل کا پان دوسرا پونڈا تیسرا ہاتھی چوتھی سروہی ایران
کے بادشاہ نے اوسکو دیکہکر فرمایا کہ ہاتھی بڑا جانور ہے مگر سر پر خاک
ڈالتا ہے اور پان اچھی چیز ہے مگر عورت کو زیب دیتا ہے پونڈا اچھا
ہے مگر اوس مین بہت ہے اور سروہی تلوار ستون پر ماری سو ٹوٹ گئی
اسلیے اوسکی تعریف نہوئی بعدہ فرمایا کہ عالمگیر کی صورت دکھاؤ اوسکی
تصویر پیش کی گئی ایران کے بادشاہ نے اوسکو ہاتھ مین تسبیح لیے ہوے
اور تیغ گردن کیے ہوے اور قران پڑھتے ہوے دیکہکر کہا کہ یہ صورت تو
فقیر ہی کے لائق ہے بادشاہی کے لائق نہین اور اوسی وقت ایک
سیر طلب کرکے تلوار سے مار ڈالا عالمگیر کے وکیلون نے یہ سب باتین
سنکر اور سمجہکر عالمگیر سے واپس آکر ظاہر کین عالمگیر نے جان لیا

کبھی نہ کبھی ہماری بادشاہی پر دل چلاویگا اسلیے ہوم
... سمیں چالیس من مرچیں ہوم میں اور ہوم کو چالیس دن پورے
ہوے تو ایران کا بادشاہ مرگیا فقط

تمت

الحمد للہ کہ کتاب لطائف ہندی مولفہ مورخ کامل جناب لالہ دیبی پرشاد
حسب مطبع منشی نول کشور صاحب واقع پٹیالہ میں
باہتمام خاکسار سید محمود علی مہتمم
اپریل ۱۸۷۳ عیسوی
طبع ہوا